جشن صد سالہ منظر اسلام بریلی شریف مبارک

کنز الایمان پر اعتراضات کا علمی محاسبہ

حضرت خواجہ غلام حمید الدین سیالوی مدظلہ
سجادہ نشین آستانہ عالیہ
ضلع سرگودھا

رضا اکیڈمی - لاہور

Marfat.com

رکھنا

ہمیں یاد رکھیں : اے راہِ وفا پر چلنے والے
کہ اس زمانے میں بہت لوگ ہیں محبت کر کے بدلنے والے

Marfat.com

جشن صد سالہ منظر اسلام بریلی شریف مبارک

کنزالایمان پر اعتراضات

کا

علمی محاسبہ

حضرت خواجہ غلام حمید الدین سیالوی مدظلہ

سجادہ نشین آستانہ عالیہ سیال شریف

ضلع سرگودھا

رضا اکیڈمی ، لاہور

Marfat.com

سلسلہ اشاعت نمبر 184

کتاب .... کنز الایمان پر اعتراضات کا علمی محاسبہ
.... (شاہ فہد کے نام کھلا مکتوب)

مکتوب .... حضرت خواجہ غلام حمید الدین سیالوی مدظلہ العالی

اشاعت بار اول .... ماہنامہ ضیائے حرم شمارہ جنوری ۱۹۸۳ء

اشاعت بار دوم ۱۴۲۲ھ/۲۰۰۱ء

کمپوزنگ .... النظامیہ کمپوزنگ سنٹر لوہاری دروازہ لاہور

ناشر .... رضا اکیڈمی لاہور

ہدیہ .... دعائے بحق معاونین رضا اکیڈمی رجسٹرڈ، لاہور

مطبع .... احمد سجاد آرٹ پریس، لاہور

عطیات بھیجنے کے لئے

رضا اکیڈمی اکاؤنٹ نمبر ۳۸/ ۹۳۸ حبیب بنک وسن پورہ برانچ، لاہور

بذریعہ ڈاک طلب کرنے والے حضرات 10 روپے کے ڈاک ٹکٹ ارسال کریں

ملنے کا پتا

رضا اکیڈمی (رجسٹرڈ)

مسجد رضا محبوب روڈ، چاہ میراں، لاہور، پاکستان کوڈ نمبر ۵۴۹۰۰

فون نمبر 7650440

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے تمام انسانیت کی ہدایت کے لئے قرآن کریم نازل کیا، صلوۃ وسلام ہو تمام انبیاء ومرسلین سے افضل واعلیٰ سیدنا محمد مصطفےٰ ﷺ پر، آپ کی آل، صحابہء کرام اور قیامت تک ان کی پیروی کرنے والوں پر۔

حمد وثنا کے بعد! قرآن کریم وہ سرچشمہء ہدایت ہے جس سے مسلمانوں نے ماضی میں ہدایت حاصل کی، اس وقت بھی ہدایت حاصل کر رہے ہیں اور قیامت تک نور اور ہدایت حاصل کرتے رہیں گے۔ عربی زبان کو قرآن کریم اور اللہ تعالیٰ کے حبیب محمد مصطفےٰ ﷺ کی بدولت فضیلت وشرافت حاصل ہے۔ وہ مسلمان کتنے خوش قسمت ہیں جو اس شیریں زبان کے سمجھنے کی سعادت سے بہرہ ور ہیں، کیونکہ وہ قرآن کریم کے معانی آسانی سے سمجھ سکتے ہیں اور دوسرے لوگوں کی نسبت قرآن پاک کے اعجاز کے جمال سے زیادہ اور براہ راست مستفید ہو سکتے ہیں۔ اگرچہ کروڑوں افراد ایسے ہیں جو قرآن پاک کی تلاوت تو کرتے ہیں مگر اس کے معانی کے سمجھنے سے قاصر ہیں۔

یاد رہے کہ عجم کے بہت سے علماء نے اپنی تمام توانائی قرآن کریم کے معانی کی گہرائی تک پہنچنے کے لئے صرف کر دی، انہوں نے بڑے قیمتی اور علمی کام سرانجام دئے گو کہ عربی ان کی مادری زبان نہ تھی تاہم انہوں نے اللہ تعالیٰ کی توفیق سے قرآن پاک کی تعلیمات کے عام کرنے میں پوری ذمہ داری سے حصہ ڈالا، ان کی یہ حصے داری ان کی تصانیف، ان کے خطابات اور لوگوں کیساتھ گفتگوؤں میں دیکھی جاسکتی

Marfat.com

ہے۔ لیکن بعض علماء نے گہرے غور وفکر کے بعد فیصلہ کیا کہ قرآن کریم کے معانی کا مختلف زبانوں میں ترجمہ کیا جائے، تاکہ جو مسلمان عربی زبان سے بالکل نابلد ہیں وہ اپنی استطاعت کے مطابق قرآن کے معانی سے بہرہ ور ہو جائیں اور معانی کے سمجھے بغیر اس کی تلاوت نہ کریں، اردو کی یہ سعادت ہے کہ یہ بھی ان زبانوں میں سے ایک ہے جن میں قرآن پاک کا ترجمہ کیا گیا، بلکہ دنیائے اسلام میں سے اس کے قیمتی ورثے کی بناء پر قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔

ہندوستان کے متعدد علماء نے قرآن کریم کا اردو میں ترجمہ کیا، امام احمد رضا خان رحمہ اللہ تعالیٰ مذہباً حنفی، طریقۃً قادری اور وطن کے لحاظ سے بریلوی اور ہندی تھے، انہیں پچپن علوم وفنون میں مہارت کاملہ حاصل تھی، وہ صحیح معنوں میں قرآن کریم کا اردو زبان میں ترجمہ کرنے کے لائق تھے، انہوں نے ترجمہ کیا اور ترجمہ کرتے وقت خاص طور پر دو چیزوں کو سامنے رکھا:

۱......اللہ تعالیٰ کا تقدس اور تمام نقائص وعیوب سے پاک ہو۔

۲......رسول اللہ ﷺ اور دیگر انبیاء کرام کی تعظیم وتکریم، ہم دیکھتے ہیں کہ قرآن کریم کے معانی کا ترجمہ کرنے والے بعض مترجمین اسلامی علوم اور عربی زبان میں مہارت حاصل کئے بغیر لغت کی کتابوں (ڈکشنریوں) پر اعتماد کرتے ہیں، کبھی اللہ تعالے کی بارگاہ میں اور کبھی نبی اکرم ﷺ کے دربار میں گستاخی کے مرتکب ہوتے ہیں، لیکن امام احمد رضا خان بریلوی نے تمام تر احتیاط کے ساتھ قرآن کریم کا ترجمہ کیا، انہیں عربی اور اردو زبان ہی نہیں دیگر اسلامی علوم میں بھی مہارت کاملہ حاصل تھی، اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم، پھر اسلامی اور عربی علوم میں مہارت تامہ کی بناء پر ان کی کوششوں میں

Marfat.com

توفیق الٰہی شامل تھی، یہ ترجمہ دوسرے تراجم کے مقابلے میں دینی اور ادبی اعتبار سے ممتاز ہے، اللہ تعالےٰ انہیں قرآن کریم، اور پاک و ہند، بنگلہ دیش اور دنیا کے دیگر ممالک میں اردو دان حضرات کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے، ان تین ممالک کے لوگ دنیا بھر میں اس شان کے ساتھ موجود ہیں کہ انہوں نے اپنے انداز و اطوار ہی نہیں بلکہ اردو زبان کی بھی حفاظت کی ہے۔

حضرت مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمہ اللہ تعالےٰ نے اس ترجمہ ''کنز الایمان'' پر ''خزائن العرفان'' کے نام سے حاشیہ لکھا، الحمدللہ! یہ ترجمہ اور حاشیہ پاکستان، بنگلہ دیش اور ہندوستان میں نہایت ہی مقبول ہے، ان ممالک کے مسلمان جب حج، عمرہ یا ملازمت کے لئے سعودی عرب جاتے تو یہ ترجمۂ قرآن پاک بھی اپنے ساتھ لے جاتے، تاکہ حرمین شریفین میں قیام کے دوران اس کا مطالعہ کرتے رہیں اور اس سے استفادہ کریں۔

بعض اردو زبان جاننے والوں نے ریاض، سعودی عرب کے ادارۃ البحوث الاسلامیۃ العلمیۃ والافتاء والدعوۃ والارشاد کو امام احمد رضا خان کے ترجمۂ قرآن کریم اور صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی کے حواشی کے کچھ نمونے بگاڑ کر اور عربی میں ترجمہ کر کے پیش کئے، جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ سعودیہ کے ادارہ مذکورہ نے اس ترجمہ اور اس کے حواشی کے خلاف فتویٰ جاری کر دیا اور تمام نسخوں کو ملک سے باہر نکالنے کا حکم دے دیا اور یہ بھی آرڈر جاری کیا کہ اس ترجمہ والا قرآن کریم سعودی عرب میں لانا ممنوع ہے۔

اس فیصلے نے پاکستان، بنگلہ دیش اور ہندوستان کے مسلمانوں کو اضطراب

Marfat.com

میں مبتلا کر دیا، اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے حضرت خواجہ حمید الدین سیالوی مدظلہ ،سجادہ نشین سیال شریف، ضلع سرگودھا کو انہوں نے جنوری ۱۹۸۲ء میں ایک کھلا مکتوب عربی زبان میں سعودی عرب کے حکمرانوں اور علماء کے نام ارسال کیا۔ جس میں اس گروہ کی غلط کاری اور خیانت کی نشاندہی کی گئی، جس نے "ادارۃ البحوث الاسلامیۃ" سعودی عرب کے سامنے امام احمد رضا خان بریلوی کے ترجمۂ قرآن کریم اور مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی کے حاشیہ پر دس بے بنیاد اعتراضات پیش کئے تھے۔ خواجہ حمید الدین سیالوی مدظلہ نے ان اعتراضات کے بہترین جوابات دیئے اور حق کا بہترین دفاع کیا، ان کا مقصد اصلاح احوال تھا، اور اسی مقصد کے تحت رضا اکیڈمی، لاہور نے اس کے شائع کرنے کا فیصلہ کیا ہے تاکہ اس کا فائدہ عام سے عام تر ہو، اللہ تعالیٰ اس کے لکھنے والے کو بہترین جزائے عطا فرمائے اور اس سے مسلمانوں کو نفع عطا فرمائے ان کی صفوں کو متحد فرمائے اور ان کے دلوں میں باہمی الفت عطا فرمائے، موجودہ دور میں ہمیں اس اتحاد کی حد درجہ ضرورت ہے، اے اللہ! ہمیں حق کو حق دکھا اور ہمیں اس کی پیروی کی توفیق عطا فرما اور ہمیں باطل کو باطل دکھا اور اس سے بچنے کی توفیق عطا فرما۔ اللہ تعالیٰ تمام مخلوق سے افضل ہستی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم، آپ کی آل پاک اور آپ کے صحابۂ کرام پر بے انداز رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین!

۹۔ صفر المظفر ۱۴۲۲ھ
۴۔ مئی ۲۰۰۱ء

محمد عبد الحکیم شرف قادری
شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور
ناظم تعلیم و تربیت جماعت اہلسنت پاکستان

Marfat.com

پاکستاا بسم اللہ الرحمن الرحیم

حجاز کی مقدس سرزمین سے ہر مسلمان کا جو قلبی تعلق ہے، وہ محتاج بیان نہیں، مسلمان دنیا کے کسی گوشہ میں ہو وہ اپنے خالق و مالک کے حضور جبین نیاز جھکانے کے لئے مکہ مکرمہ کی طرف منہ کر کے کھڑا ہوتا ہے۔ مدینہ طیبہ میں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا گنبد خضراء ہر مومن کی عقیدت اور عشق کا مرکز ہے۔ حکومت سعودیہ حرمین شریفین کی توسیع اور تعمیر کے لئے اور حجاج اور زائرین کو ہر قسم کی سہولتیں فراہم کرنے کے لئے جس طرح پانی کی طرح روپیہ بہا رہی ہے۔ اس کو ہر مسلمان قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے مرحوم و مغفور ملک الفیصل کی محبوب شخصیت نے مسلمانوں کی بکھری ہوئی صفوں کو منظم و متحد کرنے کے لئے جو مخلصانہ کاوشیں کی ہیں اس کا انکار ممکن نہیں۔ ان کے بعد شاہ خالد مرحوم بھی مسلمانوں کی شیرازہ بندی کے لئے جد و جہد میں مصروف رہے او رموجودہ فرمانروا جلالۃ الملک فہد بن عبدالعزیز اطال اللہ بقاءہ اپنے عظیم بھائی کے پروگرام کو عملی جامہ پہنانے کے لئے شب و روز سرگرم عمل ہیں۔

سعودی عرب کے ان بیدار مغز حکمرانوں کی ان مساعی کے باعث جو وہ ملت کی اجتماعی فلاح و بہبود کیلئے انجام دے رہے ہیں۔ امت کا ہر فرد اپنے دل میں ان کیلئے عزت، قدر اور محبت کے جذبات محسوس کرتا ہے، لیکن بعض ایسے افراد بھی ہیں جو سعودی حکومت اور امت مسلمہ کے سوادِ اعظم کے درمیان بیگانگی اور لاتعلقی بلکہ عناد اور نفرت پیدا کرنے میں کوشاں ہیں اور اہل سنت و جماعت کے عقائد کو ان کے سامنے اس طرح بگاڑ کر پیش کرتے ہیں جس سے بدگمانیوں میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔

Marfat.com

جو لوگ حج وعمرہ ادا کرنے کے لئے پاکستان، ہندوستان اور بنگلہ دیش کے علاقوں سے جاتے ہیں، انہیں یہ شکایت ہے کہ حرم شریف میں بعض مولوی صاحبان بڑی دل آزار تقاریر کرتے ہیں اور جمہور اہل اسلام کو کافر اور مشرک کہنے میں انہیں ذرا جھجک نہیں ہوتی۔ اسکے علاوہ اب یہ اردو بولنے والے ضمیر فروش یہاں کے اہل علم وفضل کے خلاف حکومت کو غلط رپورٹیں پیش کر کے حجاز مقدس میں ان کے قیام کو بڑا تکلیف دہ بنا دیتے ہیں اور کئی علماء کو تو بلا وجہ قید خانوں میں بند کرا دیا جاتا ہے۔ ان گندم نما اور جو فروش لوگوں کی حسرت یہیں تک پوری نہیں ہوئی بلکہ انہوں نے ایک ایسی سازش کی ہے جس نے اہل سنت کے حلقوں میں بے چینی اور اضطراب کی لہر دوڑا دی ہے۔

اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا ترجمہ جو اپنی فصاحت وبلاغت میں بے نظیر ہے اور حضرت صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین قدس سرہ کے تفسیری حواشی جو ایجاز اور جامعیت کا حسین پیکر ہیں، ان کے خلاف وہاں غلط پروپیگنڈہ شروع کر دیا اور وہاں کے اہل علم کے سامنے اسے غلط انداز میں پیش کرتے رہے۔ یہاں تک کہ الریاض کے ادارۃ البحوث العلمیہ نے قرآن مجید کے ان نسخوں کو بھی جلانے کا حکم صادر کر دیا جن میں یہ ترجمہ اور تفسیر موجود ہے۔ ان روح فرسا اور المناک واقعات نے پاکستان کے بالغ نظر علماء ومشائخ کو مجبور کر دیا کہ وہ کوئی ایسا مثبت پروگرام بنائیں جس سے ان غلط فہمیوں کو دور کیا جا سکے اور مملکت سعودیہ کے امراء وعلماء کے دلوں میں اہل سنت کے بارے میں جو غلط فہمیاں پیدا کی گئی ہیں ان کا ازالہ کیا جا سکے۔ اور اس سازش کو بے نقاب کیا جائے جو اہل غرض لوگ

Marfat.com

اسلام دشمن قوتوں کے مخفی اشاروں کے مطابق بروئے کار لا رہے ہیں۔

اس سلسلہ میں حضرت صاحبزادہ حافظ محمد حمید الدین صاحب سجادہ نشین آستانہ عالیہ سیال شریف نے 13۔اکتوبر 1982ء کو ایک میٹنگ بلائی جس میں نامور علماء و مشائخ نے شرکت کی اور ساری صورت حال پر بڑی سنجیدگی سے غور کیا گیا، چنانچہ مجلس الدعوۃ الاسلامیہ کی تشکیل کی گئی جس کے مقاصد میں سرفہرست عقائد حقہ اسلامیہ کی تبلیغ و اشاعت کے ساتھ ساتھ ان سازشوں کو ناکام بنانا ہے جو ملت اسلامیہ میں اس پرآشوب دور میں انتشار و اختلاف پیدا کرنے کیلئے کی جارہی ہیں اور یہ بھی طے پایا کہ اعلیٰ حضرت کے ترجمہ اور حضرت صدر الافاضل کی تفسیر پر جو اعتراضات کئے گئے ہیں ان کا جائزہ لیا جائے اور بڑے مثبت انداز میں حقیقت حال سے سعودی حکومت کے سرکردہ اہل علم و فضل اور حکومت کے ذمہ دار افراد کو آگاہ کیا جائے۔

اس فیصلہ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے حضرت سجادہ نشین صاحب سیال شریف کی طرف سے جلالۃ الملک فہد بن عبدالعزیز، ان کی حکومت کے موثر وزرائے کرام اور جامعات کے شیوخ خصوصاً ادارۃ البحوث العلمیہ والافتاء والدعوۃ والارشاد الریاض کے رئیس اور الشیخ محمد علی الحرکان سیکرٹری جنرل رابطہ عالم اسلامی کو خطوط لکھے گئے اور ان اعتراضات بلکہ الزامات کا تفصیلی جواب ارسال کیا گیا تاکہ ان غلط فہمیوں کا استیصال کیا جاسکے۔ جو چند اہل غرض کی ناپاک کوششوں کے باعث سعودی عرب کے امراء اور علماء کے دلوں میں اہل سنت و جماعت کے عقائد کے بارے میں پیدا کی گئی ہیں۔

عوام کے فائدہ کیلئے حضرت سجادہ نشین صاحب سیال شریف کا اصل عربی

Marfat.com

مکتوب اور جوابات معہ اردو ترجمہ ضیائے حرم (شمارہ جنوری ۱۹۸۳ء) میں شائع کئے جارہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان مقاصد میں کامیاب فرمائے اور ملت اسلامیہ کی شیرازہ بندی کی توفیق ارزانی فرمائے۔

منجانب: سیکرٹری جنرل مجلس الدعوۃ الاسلامیہ، سیال شریف، سرگودہا

(جنوری 1983ء)

مکتوب (اردو ترجمہ)

سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں جس کی توفیق سے اعمال صالحہ پایۂ تکمیل کو پہنچتے ہیں اور جس کے فضل و کرم سے نیکیوں کو شرف قبولیت بخشا جاتا ہے اور درود وسلام ہوں اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندے اور اس کی مخلوق کے سردار پر جن کا نام نامی ''محمد'' صلی اللہ علیہ وسلم ہے جو رؤف و رحیم ہیں آپ کی جملہ آل اور آپ کے تمام صحابہ پر۔

امابعد: امت مسلمہ کو اپنی طویل تاریخ میں روز اول سے آج تک کئی نازک مرحلوں سے گزرنا پڑا اور ایسے حالات سے دوچار ہونا پڑا جو ازحد خوفناک اور پریشان کن تھے۔ ابتداء میں عرب کے مشرک قبائل نے یہ چاہا کہ اپنے کثیر التعداد جتھوں اور بہادر شہسواروں کی قوت سے اسلام کے چراغ کو بجھادیں، لیکن انہیں اپنے مقاصد میں رسوا کن ناکامی سے دوچار ہونا پڑا۔ پھر جزیرۂ عرب کے مغرب سے قیصر اور مشرق سے کسریٰ نے اپنے عساکر قاہرہ، جو مہلک ہتھیاروں سے مسلح تھے اور اپنے بے پناہ وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے اس جواں ہمت امت کی بیخ کنی کیلئے داؤ پر لگا دیا لیکن اسلام کے جانباز مجاہدین نے اپنی تعداد کی کمی اور وسائل کی کمزوری کے باوجود انہیں شرمناک ہزیمت سے دوچار کردیا، چند صدیاں گزرنے کے بعد سارا یورپ

Marfat.com

اسلام اور فرزندانِ اسلام کے خلاف بھڑک اٹھا۔ یورپ کے ممالک کے بادشاہ، وہاں کی حکومتوں کے رؤسا اور اس براعظم کے نوجوان نصرانیت کے جھنڈے تلے مجتمع ہو گئے اور صلیبی جنگوں کی آگ کو بھڑکا دیا جو کئی قرنوں تک شعلہ زن رہی، حالات کی تند وتیز لہروں کے سامنے امت مسلمہ یوں ثابت قدم رہی جس طرح فولادی چٹان خوفناک طوفانوں کے درمیان سر بلند رہتی ہے۔ ان کی اس واضح کامیابی کا راز ان کی قوت ایمانی اور ان کا باہمی اتحاد تھا اور وہ ایک سیسہ پلائی دیوار کی طرح تھے جہاں اختلاف اور انتشار اپنے قدم نہیں جما سکتے تھے۔

لیکن آج حالات بڑے المناک اور شرمناک حد تک تبدیل ہو چکے ہیں تمام مسلم ممالک ایسے خطرات میں گھرے ہوئے ہیں جن سے ان کی سلامتی اور بقا کو خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔ ہر اسلامی ملک کی سرحدیں غیر محفوظ ہیں۔ اسرائیل کے جنگی طیارے اپنے ہوائی اڈوں سے اڑتے ہیں اور عالم عرب کے جس خطہ میں چاہتے ہیں بموں کی بارش برسا دیتے ہیں اور اس میں انہیں قطعاً کوئی خوف نہیں ہوتا کہ ان کی مزاحمت کی جائے گی یا ان کا مقابلہ کیا جائے گا۔ یہ ساری کاروائی اطمینان سے کر لینے کے بعد بخیر وعافیت اپنے ہوائی اڈوں پر واپس آ جاتے ہیں۔

کیا تلخ اور خوفناک حقیقت کے چہرہ سے پردہ اٹھانے کے لئے وہ حادثات کافی نہیں؟ جو گزشتہ چند ماہ میں لبنان اور اس کے دارالسلطنت بیروت میں وقوع پذیر ہوئے خصوصاً ہزاروں معصوم بچوں، رعورتوں، بوڑھوں اور نوجوانوں کا قتل عام جو ستمبر کے تیسرے ہفتہ میں ان کیمپوں میں ہوا جہاں فلسطینی پناہ لیے ہوئے تھے۔ اس وحشیانہ قتل اور معصوموں کی خونریزی کی کوئی مثال آپ پیش کر سکتے ہیں؟ (یاد رہے کہ

Marfat.com

یہ مقالہ جنوری ۱۹۸۳ء میں لکھا گیا تھا)

کبھی آپ نے سوچا کہ ان متواتر مصائب کی وجہ کیا ہے؟ ان وحشیانہ حملوں کا سلسلہ کیوں زور شور سے جاری ہے۔ رات اور دن کیوں مسلمانوں کو بھیڑ بکری کی طرح ذبح کیا جارہا ہے؟ ان مصائب و آلام کا سبب صرف ہماری بے اتفاقی اور باہمی انتشار ہے اور اس مہلک بیماری کا علاج بھی اس کے سوا اور کچھ نہیں کہ ہم اسلام کے پرچم کے نیچے جمع ہو جائیں اور اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لیں اسلامی ممالک کے بیدار مغز سلاطین اور ان کی حکومتوں کے دانش مند حکام اور ان کے سراپا اخلاص قائدین نے تو یہ عزم کر لیا ہے کہ وہ ان تمام محرّکات کو ختم کر دیں گے جو اتحاد امت کے لیے تباہ کن ہیں۔ یہ لوگ دل کی گہرائیوں سے اس بات کے متمنی ہیں کہ وہ عہد سعید ایک مرتبہ پھر لوٹ آئے جب تمام مسلمان ایک امت تھے، لیکن مسلمانوں میں ایک ایسا گروہ بھی ہے جو ان المناک اور تکلیف دہ حالات میں بھی مسلمانوں کے دلوں میں انتشار اور عداوت کی تخم ریزی میں کوشاں ہے صد حیف! وہ ادارۃ البحوث العلمیۃ والافتاء والدعوۃ والارشاد الریاض سے ایک فتویٰ صادر کروانے میں کامیاب ہو گئے ہیں کہ ان قرآنی نسخوں کو بھی جلا دیا جائے جن میں عالم ربانی شیخ محمد احمد رضا خان کا ترجمہ ہے اور جس کے حاشیہ پر صدر الافاضل سیّد محمد نعیم الدین قدس سرہما کی تفسیر ہے۔

اس فتویٰ نے پاکستان میں بسنے والے اہل سنت و جماعت کے حلقوں میں جو امت کا سواد اعظم ہے بڑی سخت بے چینی اور ہلچل پیدا کر دی ہے، ان کے دل کانپ اٹھے ہیں اور ان کی روحوں پر غم و اندوہ چھا گیا ہے۔ اس میں شک نہیں ہے کہ

Marfat.com

ترجمہ حواشی اردو زبان میں ہیں اور ہم جانتے ہیں کہ ادارۃ البحوث العلمیہ کے اکثر ارکان اردو زبان نہیں جانتے۔ایک خاص گروہ نے اللہ تعالیٰ ان کی مساعی کو کبھی قبول نہ کرے، اس ترجمہ اور ان حواشی کو جھوٹے اور غلط رنگ میں رنگ کر ادارۃ البحوث العلمیہ کے اراکین کے سامنے پیش کیا ہے اور اپنی چرب زبانی اور عیاری کے باعث ان سے یہ فتویٰ صادر کرانے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔

ہم کہتے ہیں اور جو ہم کہتے ہیں اس کی سچائی پر اللہ تعالیٰ کو گواہ پیش کرتے ہیں کہ انہوں نے شرک، کفر اور آیات کے معانی میں تحریف کا بہتان ایسے دو ربّانی عالموں پر لگایا ہے جنہوں نے اپنی زندگیوں کا ایک ایک لمحہ، اپنا علم، اپنی دانش اور اپنی قابلیت اللہ کی بات کو بلند کرنے کے لئے اور ہندوستان میں بسنے والے بت پرستوں کو دعوت توحید پہنچانے کیلئے صرف کی اور وہ بہت سے بت پرستوں کو شرک کے گھپ اندھیروں سے نکال کر اسلام کے نور کی طرف لانے میں کامیاب ہو گئے اس مخصوص گروہ نے اپنے دل سے جھوٹی تہمتیں گھڑیں اور ظلم و کذب بیانی سے ان پاک نفوس پر الزام لگایا۔

ہم اعضاء ادارۃ البحوث کے معزز اراکین سے پہلے اجازت طلب کرتے ہیں کہ ہم ان کی خدمت میں حقیقت حال بیان کریں اور پھر ان سے درخواست کریں گے کہ وہ دقت نظر سے اس کو دیکھیں اور ان دو علماء کے عقائد کا غور سے مطالعہ کریں۔ اس طرح ان پر حقیقت نفس الامریہ تک رسائی آسان ہو جائے گی۔ اور ان پر یہ منکشف ہو جائے گا کہ اس گروہ نے جن کی باتوں پر ادارۃ البحوث کے معزز اراکین نے اعتماد کیا ہے۔ خیانت کی ہے اور دھوکہ دیا ہے اور اسلام کے قلعہ کی فصیل میں

Marfat.com

شگافوں کو وسیع کر کے دشمنان دین کی خدمت کی ہے۔اور یہ خدمت ان مشکل دنوں میں جب کہ ساری امت اپنی بقا کی سلامتی کیلئے سرگرم عمل ہے اور اسے باہمی اتحاد کی اشد ضرورت ہے۔ یہ مٹھی بھر اہل غرض لوگ اس امر میں اپنی کوششیں صرف کرر ہے ہیں کہ ان شعوب کے درمیان جو اپنے رب پر ایمان رکھتے ہیں اور اس کے احکام کے سامنے سر تسلیم جھکائے ہوئے ہیں ان کے درمیان اور مملکت عربیہ سعودیہ کے درمیان اختلاف اور انشقاق کی خلیج کو وسیع کر دیں۔

اب ہم اللہ تعالی کی توفیق سے حقیقت حال سے پردہ اٹھانے کی ابتدا کرتے ہیں انہوں نے سب سے پہلے تاج کمپنی لمیٹڈ لاہور کے مطبوعہ مصحف کے ص ۳ کی ایک عبارت پر اعتراض کیا ہے، انہوں نے کہا کہ یہ عبارت شرک سے لبریز اور خرافات وتحریفات سے ملوث ہے۔ہم پہلے وہ آیت کریمہ لکھتے ہیں۔ پھر اردو میں اس کا ترجمہ کریں گے۔ پھر اس اردو ترجمہ کا عربی میں ترجمہ کریں گے۔ پھر آپ سے درخواست کریں گے کہ آپ اس کے معانی میں غور وخوض کریں پھر ہمیں بتائیں کہ اس ترجمہ میں شرک کہاں ہے اور وہ خرافات کہاں ہیں؟

آیت کریمہ یہ ہے: ایاک نعبد وایاک نستعین (۱ : ۴)

اردو میں اس کا یہ ترجمہ کیا گیا ہے: ''ہم تجھی کو پوجیں اور تجھی سے مدد چاہیں''

یعنی ہم تیری عبادت کرتے ہیں اور تیرے سوا کسی کی عبادت نہیں کرتے ہم صرف تجھ سے مدد طلب کرتے ہیں اور تیرے سوا کسی سے مدد نہیں طلب کرتے۔

معزز اراکین! کیا اس ترجمہ میں شرک کا شائبہ اور کفر کی بو تک کا بھی آپ سراغ لگا سکتے ہیں؟

Marfat.com

کیا یہ تعبیر اللہ تعالیٰ کے منشا کے عین مطابق نہیں؟ یہ الزام لگانا کہ یہ ترجمہ شرک سے آلودہ ہے۔ بہت بڑی تہمت ہے۔

اب ہم آپ کی توجہ اس حاشیہ کی طرف مبذول کراتے ہیں جو اس ترجمہ کے بارے میں لکھا گیا ہے۔ اسے بھی آپ شرک و تحریف کی تہمت سے پاک وصاف پائیں گے۔ محشی علام نے بایں الفاظ اس کی تشریح کی ہے:

''اس میں رد شرک بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا عبادت کسی کیلئے نہیں ہو سکتی۔ ایاک نستعین میں یہ تعلیم فرمائی کہ استعانت خواہ بالواسطہ ہو یا بے واسطہ ہر طرح اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے۔ حقیقی مستعان وہی ہے باقی آلات وخدام احباب وغیرہ سب عون الٰہی کے مظہر ہیں، بندے کو چاہیے کہ اس پر نظر رکھے اور ہر چیز میں دست قدرت کو کارکن دیکھے۔''

(اس کے بعد اس اردو عبارت کا عربی میں ترجمہ کیا گیا)

یہ عبارت اس بات کی سچی گواہی دے رہی ہے کہ محشی نہ اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک سمجھتا ہے اور نہ اپنے رب سے استعانت میں کسی کو شریک بناتا ہے۔ اس کا یہ پختہ ایمان ہے کہ حقیقی مدد فرمانے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے اور وہ اعانت جو بظاہر کسی اور سے حاصل ہوتی ہے اس میں بھی موثر حقیقی صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ جو محشی یہ صاف اور روشن عقیدہ رکھتا ہے اس پر شرک کی تہمت ظلم عظیم اور گناہ کبیرہ ہے۔ جن لوگوں نے اس عقیدہ حقہ کو اپنی طرف سے کوئی اور رنگ دے کر پیش کیا ہے انہوں نے بیک وقت دو جرموں کا ارتکاب کیا ہے۔ پہلا یہ کہ انہوں نے ایک مومن اور موحد پر شرک اور آیات قرآنی کے معانی میں تحریف کی جھوٹی تہمت لگائی ہے اور دوسرا

Marfat.com

انہوں نے ادارۃ البحوث کے معزز ارکان کو دھوکہ دیا ہے اور جو اعتماد معزز ارکان نے ان پر کیا ہے اس میں خیانت کے مرتکب ہوئے ہیں۔

غیر اللہ کی طرف اعانت کی نسبت جب کہ قائل کا یہ عقیدہ ہو کہ موثر حقیقی اللہ تعالیٰ ہے شرک نہیں کیوں کہ یہ نسبت قرآن کریم میں مذکور ہے:

جب قوم نے ذوالقرنین کو مالی تعاون کی پیش کش کی تا کہ وہ ان کے لئے ایک بند بنادے تو ذوالقرنین نے جواب دیا: ماامکنی فیه ربی خیر فاعینونی بقوة. (۸:۹۵)

اور وہ بولا وہ دولت جس میں میرے رب نے مجھے اختیار دیا ہے وہ بہتر ہے پس تم میری مدد کرو جسمانی مشقت سے۔ میں بنادوں گا تمہارے اور ان کے درمیان ایک مضبوط آڑ۔

نیز اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو حکم دیا ہے:

استعینوا بالصبر والصلوة کہ صبر اور نماز سے مدد طلب کرو۔

اس کے علاوہ اور متعدد آیات کریمہ ہیں۔

دوسرا اعتراض انہوں نے اس اقتباس پر کیا ہے جو ص ۵ پر درج ہے۔

انہوں نے کہا کہ مترجم اور محشی عقیدہ رکھتے ہیں کہ انبیاء و رسل بشر نہیں ہیں۔ یہ ایک صاف جھوٹی تہمت ہے دونوں کا عقیدہ ہے کہ انبیاء و رسل بشر ہیں اور ابوالبشر آدم علیہ السلام کی اولاد سے ہیں ایسے نابغہ ء روزگار عالم انبیاء و رسل کی بشریت کا کیسے انکار کر سکتے ہیں؟ جب کہ قرآن کریم گواہی دیتا ہے اور صراحۃً بیان کرتا ہے کہ انبیاء بشر ہیں۔ درحقیقت یہ دونوں عالم انبیاء کی بشریت پر پختہ عقیدہ رکھتے ہیں اور جو شخص انبیاء

Marfat.com

ورسل کی بشریت کا انکار کرتا ہے وہ ان کے نزدیک دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ جس طرح امام احمد رضا خان نے اپنے فتاویٰ رضویہ کی جلد ششم میں بڑی صراحت سے بیان فرمایا ہے، لیکن یہ دونوں عالم اس بات کو مستحسن سمجھتے ہیں کہ جب انبیاء کو بشر کہا جائے تو احترام وتکریم کے کسی لفظ کا اضافہ کیا جائے جیسے خیر البشر سید البشر افضل البشر صرف کلمہ بشر کا استعمال ان کے نزدیک ناپسندیدہ ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام جب اپنی قوموں کو اللہ تعالی وحدہ لاشریک پر ایمان لانے اور شرک کی تمام ممکنہ صورتوں سے دست کش ہونے کی دعوت دیتے، کفار ان کی دعوت کو قبول کرنے سے انکار کردیتے اور درشتی اور گستاخی کے ساتھ انہیں بایں الفاظ جواب دیتے:

ان انتم الا بشر مثلنا تریدون ان تصدونا عما یعبد آبائونا فاتوا بسلطان مبین (ابراھیم : ۱۰)

ترجمہ: ''انہوں نے جواب دیا نہیں ہو تم مگر بشر ہماری طرح تم یہ چاہتے ہو روک دو ہمیں ان بتوں سے جن کی پوجا ہمارے باپ دادا کیا کرتے تھے۔ پس لے آؤ ہمارے پاس کوئی روشن دلیل''

سورۂ مومنون میں حضرت نوح اور ان کی قوم کا مکالمہ اس طرح منقول ہے:

ولقد أرسلنا نوحا إلى قومه فقال یا قوم اعبدوا الله مالكم من الـه غیره افلا تتقون وقال الملأ الذین کفروا من قومه ماهذا الابشر مثلکم یرید ان یتفضل علیکم (المومنون ۲۳ : ۲۴)

ترجمہ: ''اور ہم نے بھیجا نوح علیہ السلام کو ان کو قوم کی طرف تو آپ نی فرمایا اے میری قوم اللہ تعالی کی عبادت کرو، نہیں ہے تمہارا کوئی خدا اس کے بغیر، کیا تم (بت

Marfat.com

پرستی کے انجام سے) نہیں ڈرتے تو کہنے لگے وہ سردار جنہوں نے کفر اختیار کیا تھا ان کی قوم سے نہیں ہے یہ مگر بشر تمہارے جیسا۔ یہ چاہتا ہے کہ اپنی بزرگی جتلائے تم پر۔"

اس سورۃ المومنون کی آیات ۳۳ اور ۳۴ ملاحظہ فرمائیں جن میں قوم عاد یا ثمود کا جواب مذکور ہے:

وقال الملأ من قومه الذين كفروا وكذبوا بلقاء الآخرة واترفنا هم فى الحيوة الدنيا ماهذا الا بشر مثلكم ياكل ماتا كلون منه ويشرب مماتشربون ولئن اطعتم بشرا مثلكم انكم اذا لخاسرون ۔

(۳۳:۳۴)

ترجمہ: تو بولے اس نبی کی قوم کے سردار جنہوں نے کفر کیا تھا اور جنہوں نے جھٹلایا تھا قیامت کی حاضری کو اور ہم نے خوشحال بنا دیا تھا انہیں دینوی زندگی میں (اے لوگو) نہیں ہے یہ مگر ایک بشر تمہاری مانند یہ کھاتا ہے وہی خوراک جو تم کھاتے ہو اور پیتا ہے اس سے جو تم پیتے ہو اور اگر تم پیروی کرنے لگے اپنے جیسے بشر کی تم تب نقصان اٹھانے والے ہو جاؤ گے)

قرآن کریم میں ان کے علاوہ بہت سی آیتیں ہیں جن میں اللہ تعالی نے ان کجرو اور گمراہ امتوں کے جواب ذکر کیے ہیں، جو انہوں نے اپنے رسولوں کو دیئے تھے۔ ان جوابات میں اللہ کے نبیوں کی توہین اور اسکے رسولوں کی تنقیص کسی اہل نظر پر مخفی نہیں۔ حالانکہ اللہ تعالی نے انبیاء و رسل کے احترام و تکریم کا حکم دیا ہے۔ خصوصا سید الانبیاء امام المرسلین ﷺ کے بارے میں ارشاد فرمایا:

وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ امام راغب اصفہانی مفردات قرآن میں

Marfat.com

"تُعَزِّرُوْهُ" کے کلمہ کی تشریح کرتے ہوئے رقمطراز ہیں: اَلتَّعْزِیْرُ: اَلنُّصْرَةُ مَعَ التَّعْظِیْمِ یعنی تعظیم وتکریم کے ساتھ کسی کی امداد کرنا۔ صاحب لسان العرب اس کلمہ کی توضیح کرتے ہوئے لکھتے ہیں عَزَّرَهُ، فَخَّمَهُ وَعَظَّمَهُ: کسی کی رفعت شان اور احترام وتعظیم کی جائے تو عرب کہتے ہیں عَــزَّرَهُ یہی لغت کا امام ہے تُــوَقِّرُوْهُ کی تشریح کرتا ہے۔

وَقَّرَ الرَّجُلَ بَجَّلَهُ وَالتَّوْقِیْرُ: اَلتَّعْظِیْمُ وَالتَّرْزِیْنُ ۔ کسی کی توقیر وتبجیل کرنا، کسی کی عزت وتکریم کرنا۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کریم کی تعظیم وتکریم کا مکرر حکم دیا ہے اور یہ بھی ارشاد ہے کہ جو شخص بے ادبی کی نیت سے بارگاہ رسالت میں آواز بلند کرے گا تو بطور سزا اس کے تمام اعمال ضائع ہو جائیں گے، خواہ ان کی تعداد کتنی ہو اور ان کی شان بڑی اونچی ہو، اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام کو حکم دیا کہ وہ بارگاہ رسالت میں " رَاعِنَا " کا لفظ مت استعمال کریں۔ اگرچہ لغت عرب میں اس کلمہ کے معنی میں تنقیص کا کوئی واہمہ نہیں، لیکن یہی لفظ عبرانی زبان میں ایسے معنی میں استعمال ہوتا ہے جو حضور کی شان رفیع کے شایان نہیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے بارگاہ رسالت میں ایسے لفظ کو استعمال کرنے سے روک دیا جس کا کسی زبان میں بھی ایسا مفہوم ہو جس میں تنقیص کا پہلو نکلتا ہو۔ علامہ ابو عبداللہ القرطبی نے اپنی شہرہ آفاق تفسیر الجامع لاحکام القرآن میں اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے۔

فِیْهَا دَلِیْلٌ عَلٰی تَجَنُّبِ الْاَلْفَاظِ الْمُحْتَمِلَةِ الَّتِیْ فِیْهَا التَّعْرِیْضُ لِلتَّنْقِیْصِ وَالْغَضِّ یعنی اس آیت میں اس بات کی دلیل ہے کہ بارگاہ رسالت میں

Marfat.com

ایسے الفاظ کے استعمال سے اجتناب کیا جائے جن میں اشارۃً بھی تنقیص اور بے ادبی کا احتمال ہو۔

تیسرا اعتراض اس حاشیہ پر ہے جو ص ۱۶ پر مکتوب ہے۔

معزز اراکین ادرۃ البحوث! ہم پہلے آپ کی خدمت میں اردو عبارت پیش کرتے ہیں تا کہ آپ اسے پڑھیں اور دقت نظر سے اس کا مطالعہ کریں پھر ہمیں اس جملہ یا سطر کی نشاندہی کریں کہ جس میں شرک اور انحراف کا پہلو پایا جاتا ہے۔

مسئلہ: یہ بھی معلوم ہوا کہ مقامات متبرکہ جو رحمت الٰہی کے مورد ہوں وہاں توبہ کرنا اور اطاعت بجالانا ثمرات نیک اور سرعت قبول کا سبب ہوتا ہے۔ (فتح العزیز)

اس لئے صالحین کا دستور رہا ہے کہ انبیاء اور اولیاء کے موالد اور مزارات پر حاضر ہو کر استغفار اور اطاعت بجالاتے ہیں، عرس وزیارات میں بھی یہ فائدہ متصور ہے۔ اس کے بعد اس کا عربی ترجمہ پیش کیا گیا ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بعض مقامات کو بعض پر فضیلت دی ہے اس میں عبادت اور طاعت کرنے کا ثواب زیادہ ملتا ہے اور وہاں جو دعا مانگی جاتی ہے وہ شرف قبولیت سے جلد نوازی جاتی ہے، جیسے ''مسجد حرام'' اس کو وہ فضیلت اور بزرگی حاصل ہے کہ سارے جہان کی مساجد میں سے کوئی مسجد اس کی ہمسری کا دعوی نہیں کر سکتی اور مسجد حرام میں بھی ایسے مقامات ہیں جہاں دعا کی قبولیت کی امید دوسرے مقامات سے زیادہ ہوتی ہے، جیسے ملتزم، میزاب رحمت، رکن یمانی اور حجر اسود کا درمیانی حصہ، اور مقام ابراہیم۔ اسی طرح مسجد نبوی کو فضیلت و بزرگی حاصل ہے، اسی طرح مسجد قبا کی ایک امتیازی شان ہے جو اسے دوسری مساجد سے ممتاز کرتی ہے، محشی

Marfat.com

نے اپنی اس تعلیق میں اسی مسلمہ امر کی طرف اشارہ کیا ہے انہوں نے یہ بات اپنے دل سے نہیں گھڑی، بلکہ شیخ جلیل محدث کبیر مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کے ارشاد سے استناد کیا ہے اور شاہ عبدالعزیز صاحبزادے اور خلف الرشید ہیں۔ حکیم الامت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے، جن کی مساعی جمیلہ کے طفیل ہندوستان میں شریعت اسلامیہ کو ضعف اور افسردگی کے بعد نیا شباب اور نئی تروتازگی نصیب ہوئی۔

احادیث نبویہ بھی محشی کے اس قول کی تصحیح اور تائید کرتی ہیں۔

۱ ...... رَوٰی مُسْلِمٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم یَاْتِیْ مَسْجِدَ قُبَاءَ رَاکِباً وَّمَاشِیًا وَّیُصَلِّیْ فِیْہِ رَکْعَتَیْنِ.

ترجمہ: امام مسلم نے حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت کی ہے کہ رسول کریم ﷺ مسجد قبا میں تشریف لاتے تھے، کبھی سوار ہو کر اور کبھی پیدل اور اس میں دو رکعت نماز ادا فرماتے۔

۲ ...... عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ دِیْنَارٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰہِ بْنَ عُمَرَ کَانَ یَاْتِیْ قُبَاءَ کُلَّ سَبْتٍ وَّکَانَ یَقُوْلُ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یَاْتِیْہِ کُلَّ سَبْتٍ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن دینار سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر ہر ہفتہ کے دن قبا میں تشریف لے آتے اور فرمایا کرتے میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ حضور ہر ہفتہ کو یہاں تشریف لے آتے۔

صحیح مسلم کے مشہور شارح امام نووی ان احادیث کی تشریح کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

Marfat.com

فِیْ هٰذِهِ الْاَحَادِیْثِ بَیَانُ فَضْلِهٖ وَفَضْلِ مَسْجِدِهٖ وَالصَّلٰوةِ فِیْهِ وَفَضِیْلَةُ زِیَادَتِهٖ وَاَنَّهٗ یَجُوْزُ زِیَارَتُهٗ رَاکِبًا وَّمَاشِیًا وَّهٰکَذَا جَمِیْعُ الْمَوَاضِعِ الْفَاضِلَةِ یَجُوْزُ زِیَارَتُهَا رَاکِباً وَّمَاشِیًا

ترجمہ: یعنی ان احادیث سے قبا کے گاؤں، اس کی مسجد اور اس مسجد میں نماز کی فضیلت کا بیان ہوا، نیز اس کی زیارت کی فضیلت بھی ثابت ہوتی ہے اور یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ اس کی زیارت کے لئے سوار ہو کر اور پیدل آنا جائز ہے۔ اسی طرح تمام وہ مقامات جنہیں فضیلت اور بزرگی حاصل ہے ان کی زیارت بھی جائز ہے۔ خواہ سوار ہو کر آئے یا پیدل چل کر۔

محشی علام نے زیارت قبور کا جو مسئلہ یہاں بیان کیا ہے تو یہ امر مسنون ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بقیع کی زیارت کیلئے تشریف لاتے اور اپنی امت کے لئے مغفرت کی دعا مانگتے اور شہداء احد کے مقابر کو بھی اپنی زیارت کے شرف سے بہرہ اندوز فرماتے۔

ہم یہاں چند سطور اخبار العالم الاسلامی سے نقل کرنا چاہتے ہیں۔ یہ ایک ہفتہ وار رسالہ ہے، جو بطور عالم اسلامی کے شعبہ صحافت ونشر کی طرف سے شائع کیا جاتا ہے، اس کے نمبر ۷۰۹ سوموار ذیقعدہ ۱۴۰۲ ہجری کے شمارہ میں ایک مقالہ ہے جس میں حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالی عنہ کی شہادت کا ایمان افروز تذکرہ ہے۔

مقالہ نگار اپنے ایمان افروز مقالہ کا اختتام ان عنبرین سطور سے کرتا ہے:

وَهَتَفَ الرَّسُوْلُ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَقَدْ وَسِعَتْ نَظْرَتُهُ الْحَانِیَةُ اَرْضَ الْمَعْرَکَةِ بِکُلِّ مَنْ عَلَیْهَا مِنْ رِّفَاقِ مُصْعَبٍ وَّقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

Marfat.com

يَشْهَدُ اَنَّكُمْ شُهَدَاءُ عِنْدَاللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلٰى اَصْحَابِهِ الْاَحْيَاءِ حَوْلَهُ وَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ زُوْرُوْهُمْ وَاْتُوْهُمْ وَسَلِّمُوْا عَلَيْهِمْ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يُسَلِّمُ عَلَيْهِمْ مُّسْلِمٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ اِلَّا رَدُّوْا عَلَيْهِ السَّلَامَ.

ترجمہ: حضور علیہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی شفقت بھری نگاہیں حضرت مصعب اوران کے رفیق شہیدوں پر ڈالیں جو احد کے میدان میں پڑے ہوئے تھے اور بلند آواز سے فرمایا۔ اللہ کا رسول گواہی دیتا ہے کہ تم قیامت کے دن اللہ کے نزدیک شہداء ہو پھر اپنے صحابیوں کی طرف توجہ مبذول فرمائی' جو حضور کے اردگرد کھڑے تھے اور فرمایا اے لوگو! ان شہیدوں کی زیارت کیا کرو، ان کے پاس آیا کرو انہیں سلام دیا کرو پس قسم ہے اس ذات کی جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے قیامت تک جو مسلمان بھی ان کو سلام عرض کرے گا وہ اس کے سلام کا جواب دیں گے۔

جب شہداء کے زائرین کا یہ حال ہے تو ان لوگوں کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ جو قبور انبیاء خصوصا سید الانبیاء علیہ وعلیہم افضل الصلوۃ واجمل السلام کی مرقد منور ومبارک کی زیارت کیلئے آتے ہیں' کیا کسی کیلئے یا جائز ہے کہ صلحاء کی قبور کے زائرین پر شرک اور بدعت کی تہمت لگائے؟ جب کہ اللہ تعالی کا رسول اس کی اجازت دیتا ہے اور شہداء احد کی قبروں کی زیارت کا شوق دلاتا ہے اور ان کی زیارت کرنے والوں کو ایسی بشارت دیتا ہے جس سے دل شاداں وفرحاں ہو جاتا ہے۔

اہل سنت وجماعت میں سے جو مسلمان انبیاء وصلحاء کی قبروں کی زیارت کرتے ہیں کسی کے دل میں ہرگز یہ خیال نہیں گزرتا کہ اصحاب قبور خدا ہیں (العیاذ باللہ) اور عبادت کے مستحق ہیں یا وہ از خود کسی قسم کے تصرف کی قدرت رکھتے

Marfat.com

ہیں۔اگر کسی نے ان دو بزرگ عالموں کے بارے میں آپ کو یہ اطلاع دی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتے ہیں اور کسی کو اس کا مد مقابل بتاتے ہیں تو اس نے دروغ گوئی کی ہے اور بہتان تراشا ہے یہ دونوں عالم تو عمر بھر یہ گواہی دیتے رہے لاالٰہ الااللہ اور ہر سانس کے ساتھ یہ اعلان کرتے رہے اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ۔ اگر بعض لوگ زیارت قبور سے روکتے ہیں تو ان کے نزدیک قبر کی زیارت کرنے والا زیادہ سے زیادہ گناہ کبیرہ کا مرتکب ہی قرار دیا جائے گا۔کسی کیلئے اس پر شرک اور کفر کا فتویٰ لگانا کیوں کر جائز ہے؟۔یہ تو حد سے سراسر تجاوز ہے اور اللہ تعالیٰ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

۴۔چوتھا اعتراض اس عبارت پر ہے جو ص ۲۳ پر درج ہے اور اس کا تعلق مندرجہ ذیل آیت سے ہے:

وَلَمَّا جَاءَهُمْ كِتَابٌ مِّنْ عِندِ اللَّهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ وَكَانُوا مِن قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا فَلَمَّا جَاءَهُم مَّا عَرَفُوا كَفَرُوا بِهِ فَلَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكَافِرِينَ ۔ (۲:۸۹)

حاشیہ کی عبارت درج ذیل ہے:

شان نزول: سید الانبیاء علیہ السلام کی بعثت اور قرآن کریم کے نزول سے قبل یہود اپنی حاجات کیلئے حضور کے نام پاک کے وسیلہ سے دعا کرتے اور کامیاب ہوتے تھے اور اسی طرح دعا کیا کرتے: اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَیْنَا وَانْصُرْنَا بِالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ۔یا رب ہمیں نبی امی کے صدقے فتح و نصرت عطا فرما۔(اس کے بعد اس کا عربی ترجمہ لکھا گیا ہے)

Marfat.com

معترضین دعویٰ کرتے ہیں کہ یہ عبارت شرک اور خرافات سے لبریز ہے کیوں کہ اس میں یہ ذکر کیا گیا ہے کہ اہل کتاب حضور نبی کریم ﷺ کے اسم مبارک سے وسیلہ پکڑ کر کفار پر غلبہ حاصل کیا کرتے اور یوں دعا کرتے: اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَیْنَا وَانْصُرْنَا بِالنَّبِیِّ الْاُمِّیِ۔

معزز اراکین ادرة! محشی علام نے یہ روایت اپنی طرف سے نہیں گھڑی، بلکہ اس نے علماء اسلام کی معتبر کتب تفسیر سے اس کو نقل کیا ہے۔

السید محمود آلوسی اپنی تفسیر روح المعانی میں تحریر فرماتے ہیں:

نَزَلَتْ فِیْ بَنِیْ قُرَیْظَةَ وَنُضَیْرٍ کَانُوْا یَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَی الْاَوْسِ وَالْخَزْرَجِ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ قَبْلَ مَبْعَثِہٖ وَقَالُوْا اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ بِحَقِّ نَبِیِّکَ الَّذِیْ وَعَدْتَّنَا اَنْ تَبْعَثَہٗ فِیْ آخِرِ الزَّمَانِ اَنْ تَنْصُرَنَا الْیَوْمَ عَلٰی عَدُوِّنَا وَیُنْصَرُوْنَ.

ترجمہ: یہ آیت بنی قریظہ اور بنی نضیر (یہود) کے بارے میں نازل ہوئی وہ اوس وخزرج قبائل سے جنگ کے وقت رسول اللہ ﷺ کی بعثت سے پہلے حضور کے وسیلہ سے فتح کی دعائیں مانگتے۔ اور یوں دعا مانگتے اے اللہ! ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں۔ تیرے اس نبی کے حق کا واسطہ دے کر جس کو آخری زمانہ میں مبعوث کرنے کا تو نے ہم سے وعدہ کیا ہے کہ ہمیں آج ہمارے دشمنوں پر فتح عطا فرما۔ اللہ تعالیٰ ان کی دعا کو قبول کرتا اور انہیں فتح نصیب ہوتی۔

اسی طرح علامہ ابوعبداللہ القرطبی اس آیت کے ضمن میں اپنی تفسیر الجامع لاحکام القرآن میں لکھتے ہیں:

Marfat.com

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَتْ يَهُوْدُ خَيْبَرَ تُقَاتِلُ غَطْفَانَ، لَمَّا الْتَقَوْا هُزِمَتْ يَهُوْدُ فَعَادَتْ يَهُوْدُ بِهٰذَا الدُّعَاءِ وَقَالُوْا اِنَّا نَسْئَلُكَ بِحَقِّ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِىْ وَعَدْتَنَا اَنْ تُخْرِجَهُ لَنَا فِىْ آخِرِ الزَّمَانِ اِلَّا تَنْصُرْنَا عَلَيْهِمْ قَالَ فَكَانُوْا اِذَا الْتَقَوْا دَعَوْا بِهٰذَا الدُّعَاءِ فَهَزَمُوْا غَطْفَانَ.

ترجمہ: حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ خیبر کے یہودی غطفان سے جنگ آزما تھے جب مقابلہ ہوا تو یہود کو شکست ہوئی پھر یہودیوں نے اس طرح دعا مانگی: اے اللہ! ہم اس نبی امی کے حق کا واسطہ دے کر جس کا تو نے ہم سے وعدہ فرمایا کہ تو اسے آخری زمانہ میں مبعوث فرمائے گا۔ سوال کرتے ہیں کہ تو ہمیں ان دشمنوں پر فتح عطا فرما! یہ دعا مانگنے کے بعد جب انہوں نے غطفان سے جنگ کی تو غطفان شکست کھا کر بھاگ گئے۔

مولانا محمود حسن (دیوبندی) نے بھی بعینہ یہی روایت اپنے حاشیہ قرآن میں نقل کی ہے، جس کے الفاظ یہ ہیں:

”قرآن کے اترنے سے قبل جب یہودی کافروں سے مغلوب ہوتے تو خدا سے دعا مانگتے کہ ہم کو نبی آخر الزمان اور جو کتاب ان پر نازل ہو گی ان کے طفیل کافروں پر غلبہ عطا فرما۔“ (پھر اس کا عربی میں ترجمہ کیا گیا)

اگر ایسی روایت کا نقل کرنا شرک ہے، تو یہ علماء جنہوں نے اس روایت کو اپنی تفاسیر میں تحریر کیا ہے وہ سب اس بات کے مستحق ہیں کہ ان پر کفر و شرک کا فتویٰ لگایا جائے اور ان کی کتابوں کو نذر آتش کرنے کے احکام صادر کئے جائیں۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ جرم ایک ہو، اور اس کی سزائیں علیحدہ علیحدہ ہوں۔ صفحہ 460 کی جس

Marfat.com

عبارت پر اعتراض کیا گیا ہے اس کا مقصود بھی یہی ہے۔

۵۔ پانچواں اعتراض اس حاشیہ پر کیا گیا ہے جس کا تعلق اس آیت کریمہ سے ہے۔

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِهٖ یٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِیْكُمْ اَنْۢبِیَآءَ (۵:۲۰)

محشی علام نے اس آیت پر یہ حاشیہ رقم کیا ہے:

اس آیت سے معلوم ہوا کہ پیغمبروں کی تشریف آوری نعمت ہے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو اس کے ذکر کرنے کا حکم دیا کہ برکات و ثمرات کا سبب ہے، اس سے محافل میلاد مبارک کے موجب برکات و ثمرات اور محمود و مستحسن ہونے کی سند ملتی ہے۔ (اس کے بعد اس کا عربی ترجمہ ذکر کیا گیا)

نعمت کے باعث منعم کا شکر واجب ہو جاتا ہے جو شکر ادا نہیں کرتا اس سے وہ نعمت بسا اوقات چھین لی جاتی ہے، اسی لیے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو فرمایا کہ جو نعمت ان کے پروردگار نے ان پر کی ہے اس کو یاد کریں اور وہ نعمت یہ ہے کہ اس نے ان میں انبیاء مبعوث فرمائے اسی طرح وہ اس نعمت جلیلہ کا شکر ادا کر سکیں گے اگر بنی اسرائیل میں انبیاء کی بعثت ایک نعمت جلیلہ ہے اور اس کو یاد رکھنا ان پر لازم کیا گیا ہے تو سید الانبیاء والمرسلین کی بعثت کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟

بلاشبہ حضور کی بعثت اللہ تعالیٰ کی عظیم الشان نعمتوں میں سے ایک رفیع الشان نعمت ہے اور ہر مومن پر فرض ہے جس کو اس نعمت سے حصہ ملا ہے کہ وہ اس کو فراموش نہ کرے، بلکہ اس کو ہمیشہ یاد کرتا رہے اور اس رب کریم کا شکر ادا کرنے میں

Marfat.com

کوشاں رہے جس نے اپنے حبیب کو رحمت للعالمین بنا کر بھیجا اور اس کی تشریف آوری سے ہمیں دین حنیف اور شریعت بیضاء سے سعادت مند کیا۔ اسی نبی کریم ﷺ کے حکیمانہ کلمات اور قیمتی پند و نصائح سے شرک اور گمراہی کے پنجوں سے ہمیں نجات ملی۔ کیا اس سے بھی زیادہ کوئی ارفع و اعلیٰ نعمت ہے؟ جو شخص اس نعمت پر اپنے رب کا شکر ادا نہیں کرتا پس وہ کس نعمت کو یاد کرے گا اور کس پر اپنے خالق کا شکر ادا کرے گا؟

ادارۃ البحوث العلمیۃ کے معزز اراکین! محافل میلاد کے انعقاد کا یہی مقصد ہے، مسلمان وہاں جمع ہوتے ہیں، اپنے رب کریم کی حمد و ثنا کرتے ہیں اور اپنے دل کی گہرائیوں سے اس کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اس نے اپنے حبیب اور نبی ﷺ کو مبعوث فرما کر ان پر اپنا عظیم احسان فرمایا، پھر اللہ تعالیٰ کے رسول پر صلوٰۃ و سلام پڑھتے ہیں جس طرح ان کے رب نے ان کو حکم دیا ہے: یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۔ اور اس سے اس امر کی توفیق مانگتے ہیں کہ رشد و ہدایت کا جو پیغام لے کر ان کا رسول اس کی بارگاہ سے آیا ہے اس کی پیروی کی انہیں توفیق نصیب ہو، پھر کوئی عالم تقریر کرتا ہے اور اپنی اس تقریر میں خدا کی نافرمانی کرنے والوں کو اس عذاب سے ڈراتا ہے اور اس کی پیروی کرنے والوں کو اس کی رحمت کی بشارت دیتا ہے، کسی کا بھی یہ عقیدہ نہیں ہوتا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اس وقت پیدا ہو رہے ہیں اور نہ ہم میں سے کسی کا یہ عقیدہ ہے کہ اس مبارک رات میں ہی محفل میلاد منعقد ہو سکتی ہے اور اس سے آگے یا پیچھے اس کا انعقاد جائز نہیں، محافل میلاد کے منعقد کرنے میں ایک اور زبردست فائدہ

Marfat.com

بھی ہے کہ اس سے شرک کی جڑیں کٹ جاتی ہیں کیوں کہ جب ہم میلاد شریف کا دن مناتے ہیں اور اپنی تقریروں میں یہ بیان کرتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی ولادت فلاں مہینہ میں فلاں روز ہوئی تو گویا ہم سارے اہل علم کے سامنے اعلان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ اپنی کمال شان اور رفعت منزلت کے باوجود خدا نہیں ہیں، کیوں کہ اللہ تعالی ازلی ہے، سرمدی ہے، قدیم ہے، نہ اس نے کسی کو جنا ہے اور نہ اس کو کسی نے جنا ہے اور نہ ہی اس کا کوئی ہم پلہ ہے، پس اس شخص کے لئے کہ جس کے دل میں اللہ تعالی کا خوف ہے کیوں کر روا ہے کہ وہ ایک مومن پر کفر کی تہمت لگائے کیوں کہ وہ اپنے نبی کریم ﷺ کی ولادت پر ایک اجتماع کرتا ہے تا کہ اس احسان عظیم کا شکر جو اس کے ذمہ واجب ہے اسے ادا کرے، اس آیت کے متعلق جو حاشیہ محشی علام نے لکھا ہے اس امر کی طرف اشارہ کرتا ہے اور جس نے ان پر شرک و بدعت کی تہمت لگائی ہے اور ان کی طرف ایسی چیز منسوب کی جو ان کے دل میں کھٹکی تک نہیں، پس ایسے شخص سے بارگاہ الٰہی میں باز پرس کی جائے گی اور یہ باز پرس بہت سخت ہوگی۔

ہم چاہتے ہیں کہ معزز اراکین ادارہ البحوث کی توجہ اس تعلیق کے آخری جملہ کی طرف مبذول کرائیں تا کہ حقیقت روز روشن کی طرح واضح ہو جائے وہ لکھتے ہیں۔ ''اس سے محافل میلاد مبارک کے موجب برکات و ثمرات اور محمود و مستحسن ہونے کی سند ملتی ہے'' (اس کے بعد اس کا عربی ترجمہ کیا گیا۔)

اس آخری جملہ سے ثابت ہو گیا کہ محشی علام کے نزدیک محافل میلاد کا انعقاد ضروریات دین سے نہیں کہ جو اس کا انعقاد نہ کرے وہ دائرہ اسلام سے خارج

Marfat.com

ہو جائے اور اس طرح یہ بھی واضح ہوا کہ یہ امر فرائض و واجبات شریعت سے نہیں تا کہ جو اس کا تارک ہو وہ فاسق قرار پائے، زیادہ سے زیادہ یہ بات محمود و مستحسن ہے امور مستحسنہ اور اعمال محمودہ کو تکفیر کا معیار مقرر کرنا ایک ناپسندیدہ جسارت ہے ایک طرف اتحاد اور اتفاق کی دعوت اور ساتھ ہی اتحاد کی بنیادوں پر کدالیں مارنا ایک عجیب وغریب بات ہے۔

اب ہم اس حاشیہ کے بارے میں بحث کریں گے جس کا تعلق مندرجہ ذیل آیت کریمہ سے ہے:

قُلْ لَّا اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِیْ خَزَائِنُ اللّٰهِ وَلَا اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَا اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّیْ مَلَكٌ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰى اِلَیَّ قُلْ هَلْ يَسْتَوِی الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ (٦ : ٥٠)

یہ آیت بڑی ہی اہمیت کی حامل ہے' گویا یہ عقیدہ توحید کا ستون ہے اور دین فطرت کی بنیاد ہے جو اس سے سر موہٹا وہ راہ راست سے بھٹک گیا اور آتش جہنم میں جا گرا۔

شیخ فاضل کی تعلیق اس آیت کے بارے میں بڑی سود مند ہے اس کا مطالعہ ان تہمتوں کو رد کرنے کے لئے کافی ہے، جو محشی علام پر لگائی گئی ہیں ایک انصاف پسند شخص کو کسی مزید وضاحت کی ضرورت نہیں رہتی۔

حضرات اعضاء سے درخواست ہے کہ وہ اس کو دقّتِ نظر سے پڑھیں انہیں حق عیاں نظر آئے گا اور محشی کا عقیدہ توحید واضح اور نکھر کر سامنے آ جائے گا جس کے قریب شک وشبہ کا گزر ممکن نہیں، کفار مکہ حضور ﷺ سے ایسے سوالات

Marfat.com

پوچھتے جو حضور ﷺ کے منصب نبوت اور شان رسالت سے کوئی مناسبت نہ رکھتے پس اللہ تعالیٰ نے ان کے رد میں یہ آیت اتاری، حاشیہ کی عبارت درج ذیل ہے:

آپ فرما دیجئے کہ میرا دعویٰ یہ تو نہیں کہ میرے پاس اللہ تعالیٰ کے خزانے ہیں جو تم مجھ سے مال و دولت کا سوال کرو اور میں اس کی طرف التفات نہ کروں تو رسالت سے منکر ہو جاؤ۔ نہ میرا دعویٰ ذاتی غیب دانی کا ہے کہ اگر میں تمہیں گزشتہ یا آئندہ کی خبریں نہ بتاؤں تو میری نبوت ماننے میں عذر کرسکو، نہ میں نے فرشتہ ہونے کا دعویٰ کیا ہے کہ کھانا، پینا، نکاح کرنا قابل اعتراض ہو، تو جن چیزوں کا دعویٰ ہی نہیں کیا ان کے بارے میں سوال بے محل ہے اور اس کی اجابت مجھ پر لازم نہیں میرا دعویٰ نبوت و رسالت کا ہے اور جب اس پر زبردست دلیلیں اور قوی براہین قائم ہو چکیں تو غیر متعلق باتیں پیش کرنا کیا معنی رکھتا ہے''؟ (اس کے بعد اس کا عربی ترجمہ کیا گیا)

ہمیں امید ہے کہ اس حاشیہ کے پڑھنے اور غور وفکر کرنے کے بعد آپ ہم سے اس بات میں اتفاق کریں گے کہ آیت کا مفہوم اور مقصود یہی ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کا جو مطلب ہے اس سے سرمو انحراف نہیں کیا گیا۔

ہم اس گروہ سے پوچھتے ہیں جنہوں نے اس بلیغ ترجمہ اور بدیع حاشیہ کے بارے میں شور وغوغا برپا کر رکھا ہے اور ایسے متقی اور پاکباز عالم پر شرک اور گمراہی کی تہمت لگائی ہے، انہوں نے کس دلیل سے استناد کیا ہے اور کس حجت پر اعتماد کیا ہے؟۔

Marfat.com

محشی نے مشرکین کے نامعقول سوالوں کا بطلان ثابت کرنے کے بعد ایک اور شبہہ کی طرف بھی اشارہ کیا ہے جو اس موضوع کے بارے میں اٹھایا جاتا ہے وہ یہ کہ حضور ﷺ امور غیبیہ میں سے تعلیم الٰہی کے باوجود کسی چیز کو نہیں جانتے یہ نظریہ بھی غلط اور باطل ہے اس کی کوئی حقیقت نہیں، کیوں کہ یہ نظریہ منصب نبوت اور اس کے فرائض کے منافی ہے اللہ تعالیٰ کسی نبی کو اس لئے مبعوث کرتا ہے کہ وہ لوگوں کو ان حقائق پر مطلع کرے جن کو وہ اپنے ظاہری اور باطنی حواس سے سمجھنے سے قاصر ہیں، اسی طرح عقل انسانی بھی ان کے ادراک کی طاقت نہیں رکھتی جس طرح وحی، ملائکہ، آسمانی کتب اور جن آیات میں احکام الٰہی کا ذکر ہے ان پر عمل کرنے کی صحیح صورت۔ اور وہ امور جو قیامت کے دن وقوع پذیر ہوں گے یہ ساری چیزیں امور غیبیہ ہیں، جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کریم ﷺ کو تعلیم دی اور حضور نے اللہ کی مخلوق تک ان حقائق غیبیہ کو پہنچایا، جس طرح یہ بات حق ہے کہ غیب کو اللہ تعالیٰ کے بغیر کوئی نہیں جان سکتا، اسی طرح یہ امر بھی شک وشبہہ سے بالاتر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو بعض امور غیبیہ پر مطلع کیا اور اس کے رسول نے اہل ایمان کو ان کی استعداد کے مطابق آگاہ کیا، یہی چیز ہے جس کے بارے میں جمہور علماء اسلام نے صراحۃً بیان کیا ہے۔ نصوص قرآنیہ اس کی تائید کرتی ہیں اور احادیث نبویہ بکثرت اس کی تاکید کرتی ہیں، اگر کسی شخص نے یہ گمان کیا ہے کہ مترجم اور محشی یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ امور غیبیہ میں سے کوئی چیز اللہ تعالیٰ کی تعلیم کے بغیر جانتے ہیں تو اس کا یہ گمان باطل ہے، اس کا کوئی وجود نہیں بلکہ یہ حد درجہ قبیح بہتان ہے، اسی طرح اس شخص نے بھی فحش غلطی

Marfat.com

کا ارتکاب کیا جس نے یہ گمان کیا کہ مترجم اور محشی کا یہ عقیدہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کے علوم کماً یا کیفاً علوم الٰہیہ کے برابر ہیں۔ دونوں حضرات نے اپنی تصانیف میں بار بار اس حقیقت کو صراحت سے بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علوم غیر متناہی ہیں اور حضور علیہ السلام کے علوم متناہی ہیں اور حضور ﷺ کے علوم متناہیہ کی نسبت اللہ تعالیٰ کے علوم غیر متناہیہ کی طرف اس سے بھی کم ہے جو نسبت چڑیا کی چونچ میں ایک قطرہ آب کو سارے جہان کے بحار ذخار سے ہے۔

اے معزز اراکین! آپ یقین کیجئے کہ جس گروہ نے آپ کے سامنے یہ ترجمہ اور اس کا حاشیہ پیش کیا ہے انہوں نے اپنے علمی فریضہ کی ادائیگی میں امانت کا ثبوت نہیں دیا اور اس دینی فریضہ کو ادا کرنے میں ایک عظیم خیانت کا ارتکاب کیا ہے انہوں نے اس سازش سے یہ چاہا ہے کہ پاکستان کے مومن اور موحد عوام کے درمیان اور اس مملکت عربیہ سعودیہ کے درمیان اختلاف اور انشقاق پیدا کریں جو مسلمانوں کو آپس میں متحد اور متفق کرنے میں حد درجہ حریص ہے اور مغفور ومرحوم ملک فیصل شہید کے زمانہ سے لے کر آج کے دن تک لگاتار کوشاں اور سرگرم ہے کہ اہل ایمان کے درمیان اتفاق ومحبت کے جذبات پیدا ہو جائیں۔

۷......ساتواں اعتراض اس حاشیہ پر کیا گیا ہے جو صفحہ نمبر ۴۰۹ پر درج ہے۔

پہلے اردو تعلیق کا مطالعہ فرمائیے:

قاموس میں ہے کہ ایام اللہ سے اللہ کی نعمتیں مراد ہیں حضرت ابن عباس، ابی بن کعب ومجاہد وقتادہ نے بھی ایام اللہ کی تفسیر (اللہ کی نعمتیں) فرمائیں۔ مقاتل کا قول ہے کہ ایام اللہ سے وہ بڑے وقائع مراد ہیں جو اللہ کے امر سے واقع ہوئے،

Marfat.com

بعض مفسرین نے فرمایا کہ ایام اللہ سے وہ دن مراد ہیں جن میں اللہ نے اپنے بندوں پر انعام کئے، جیسا کہ بنی اسرائیل کے لئے منّ وسلویٰ اتارنے کا دن، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے دریا میں راستہ بنانے کا دن (خازن، مدارک، مفردات) ان ایام اللہ میں سب سے بڑی نعمت کے دن سید عالم ﷺ کی ولادت ومعراج کے دن ہیں ان کی یاد قائم کرنا بھی اس آیت کے حکم میں داخل ہے اسی طرح اور بزرگوں پر جو اللہ تعالی کی نعمتیں ہوئیں یا جن ایام میں واقعات عظیم پیش آئے جیسا کہ دسویں محرم کو کربلا کا واقعہ ہائلہ، ان کی یادگاریں قائم کرنا بھی تذکیر بایام اللہ میں داخل ہے بعض لوگ میلاد شریف، معراج شریف اور ذکر شہادت کے ایام کی تخصیص میں کلام کرتے ہیں انہیں اس آیت سے نصیحت پزیر ہونا چاہیے۔

(اس کے بعد اس کا عربی ترجمہ لکھا گیا)

اس آیت سے ثابت ہوا کہ ان ایام کی یاد جن میں اللہ تعالی نے اپنے بندوں پر نعمتیں فرمائیں اللہ تعالی کے نزدیک ایک پسندیدہ امر ہے، اسی لئے اللہ تعالی نے انعام کئے، اگر بنی اسرائیل کا فرعون کی غلامی کی ذلت سے آزاد ہونا، سلامتی کے ساتھ بحر احمر کو عبور کرنا، ان پر منّ وسلویٰ کا نازل ہونا، موسیٰ علیہ السلام کو تورات کا عطا ہونا بنی اسرائیل پر ایام اللہ ہیں، ان کو یادرکھنے اور ان پر شکر کرنے کا انہیں حکم دیا گیا ہے تو ہمارے نبی کریم ﷺ کی بعثت، حضور پر قرآن کے نزول ، شب معراج، شب ہجرت، فتح مکہ کا دن، حجۃ الوداع کا دن اور دیگر ایسے بابرکت واقعات جنہوں نے تاریخ انسانی کا رخ موڑ دیا، یقیناً اللہ تعالی کے ان ایام میں

Marfat.com

بزرگ ترین اور اشرف ترین دن ہیں جن کو یاد رکھنا اور ان نعمتوں پر شکر ادا کرنا اللہ تعالی کی رضا کے حصول کا سبب ہے بلکہ اس کے حکم کی بجا آوری ہے۔

شاید معترضین نے ان آیت کریمہ کو سمجھنے کے لئے معمولی سی کوشش بھی نہیں کی، تمام تہذیب یافتہ اقوام کے لئے ایسے دن ہیں جن کی تاریخی اور قومی اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا اور وہ ان دنوں کو منایا بھی کرتے ہیں، جیسے غلاموں کی زنجیروں سے آزادی حاصل کرنے کا دن، اپنے دشمنوں پر فتح مبین حاصل کرنے کا دن اور یہ محافل ہر قوم کے بہادر اور حریت شعار فرزندوں کی قربانیوں، جانبازیوں کی یادوں کو تازہ کرنے کا سبب بنتی ہیں اور یہ یاد دہانیاں قوم میں ایک نئی روح پھونک دیتی ہیں اور ان کی رگوں میں جوش ونشاط اور زندگی کی لہر دوڑا دیتی ہیں حکومت عربیہ سعودیہ بھی ہر سال ماہ ذی الحجہ کی چار تاریخ کو اپنے قومی دن کے منانے کا اہتمام کرتی ہے، اسی طرح پاکستان میں ہم ۱۴۔ اگست کا دن مناتے ہیں اور یہ ہماری جدید تاریخ کا وہ درخشاں اور تاباں دن ہے جب برصغیر ہند کے مسلمانوں نے دوصدیوں تک انگریز کی غلامی کی تلخیوں کو چکھنے کے بعد ان کی غلامی کی زنجیروں کو توڑ ڈالا اور آزادی حاصل کی، اس دن کو منانے میں پاکستان کے موحد اور مومن عوام اور ان کی اسلامی حکومت بے نظیر جوش وخروش سے شریک ہوتی ہے اسی طرح دیگر ممالک اسلامیہ میں بھی ایسے ایام ہیں جن کو انکی تاریخی اور قومی اہمیت کے پیش نظر وہاں کے عوام اور حکومتیں منایا کرتی ہیں اور کبھی کسی کے دل میں یہ خیال نہیں گزرا کہ ایسے دن منا کر وہ شرک کا ارتکاب کر رہے ہیں یا شریعت اسلامیہ کے احکام سے منحرف ہو رہے ہیں، ہم نے ان معترضین سے کبھی نہیں سنا

Marfat.com

کہ انہوں نے اس وجہ سے امت مسلمہ پر شرک اور انحراف کا فتویٰ صادر کیا ہو۔

جب ان تاریخی اور قومی ایام کو منانا جائز ہے بلکہ ایک قابل تعریف اور مستحسن عمل ہے اور اعتراض کرنے والے حضرات بھی بڑے جوش و خروش سے ان میں شرکت کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کی سب سے بزرگ تر اور اشرف ترین نعمت کے دنوں کو منانا کیونکر شرک، غوایت اور عقاید اسلامیہ سے انحراف ہو گیا؟ ہم اس اندھے تعصب سے خدا کی پناہ طلب کرتے ہیں۔

۸...... آٹھواں اعتراض اس حاشیہ پر کیا گیا ہے جو صفحہ نمبر ۴۷۳ پر درج ہے اور جس کا تعلق مندرجہ ذیل آیت سے ہے:

قَالَ الَّذِيْنَ غَلَبُوْا عَلٰى اَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِم مَّسْجِدًا (۱۸ : ۲۱)

(ترجمہ) کہنے لگے وہ لوگ جو غالب تھے اپنے کام پر کہ بخدا ہم تو ضرور ان پر ایک مسجد بنائیں گے۔

محشی علام نے اس آیت پر یہ حاشیہ رقم فرمایا ہے۔

جس میں مسلمان نماز پڑھیں او ران کے قرب سے برکت حاصل کریں۔ (مدارک)

مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ بزرگوں کے مزارات کے قریب مسجدیں بنانا اہل ایمان کا قدیم طریقہ ہے اور قرآن پاک میں اس کا ذکر فرمانا اور اس کو منع نہ کرنا اس فعل کے درست ہونے کی قوی ترین دلیل ہے۔

مسئلہ: اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بزرگوں کے جوار میں برکت حاصل

Marfat.com

ہوتی ہے اس لیے اہل اللہ کے مزارات پر لوگ حصول برکت کے لئے جایا کرتے ہیں اور اس لیے قبروں کی زیارت سنت اور موجب ثواب ہے۔

(اس کے بعد اس کا عربی ترجمہ لکھا گیا)

محشی علام کا یہ قول ان کا من گھڑت نہیں بلکہ انہوں نے علماء ربانیین سے اس کو نقل کیا ہے علامہ اسماعیل حقی قدس سرہ نے اپنی تفسیر روح البیان میں اس آیت کے ضمن میں اسے لکھا ہے:

لَنَبْنِيَنَّ عَلٰى بَابِ كَهْفِهِمْ مَسْجِدًا يُصَلِّيْ فِيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ وَيَتَبَرَّكُوْنَ بِمَكَانِهِمْ.

(ترجمہ) کہ ہم انکی غار کے دروازے پر مسجد بنائیں گے مسلمان اس میں نماز ادا کریں گے اور ان کے قریب سے تبرک حاصل کریں گے۔ اسی طرح امام ابوالبرکات النسفی نے اپنی تفسیر مدارک التنزیل میں یہ تفسیر بیان کی ہے اور علامہ سید محمود آلوسی نے اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے تحقیق حق کا حق ادا کر دیا ہے۔

انہوں نے اس مقام پر وہ احادیث ذکر کی ہیں جن میں قبروں پر مسجدیں بنانے سے منع فرمایا گیا ہے اور لکھا ہے کہ احادیث کا معنی یہ ہے کہ نفس قبر پر مسجد تعمیر کی جائے یا قبر کو مسجود الیہ بنایا جائے اور اس کے جواز کا کسی نے قول نہیں کیا اور یہاں ان لوگوں کا ان پر مسجدیں بنانا اس انداز سے نہیں جو ممنوع ہے اور جس کا قائل ملعون ہے۔ اس کے بعد ان کی عبارت پیش خدمت ہے۔

وَاِنَّمَا هُوَ اتِّخَاذُ مَسْجِدٍ عِنْدَهُمْ قَرِيْبًا مِّنْ كَهْفِهِمْ ...... وَمِثْلُ هٰذَا الْاِتِّخَاذِ لَيْسَ مَحْظُوْرًا اِذْ غَايَةُ مَا يَلْزَمُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنْ يَّكُوْنَ

Marfat.com

نِسْبَۃُ الْمَسْجِدِ اِلٰی الْکَھْفِ الَّذِیْ ھُمْ فِیْہِ کَنِسْبَۃِ الْمَسْجِدِ اِلٰی الْمَرْقَدِ الْمُعَظَّمِ صلی اللہ علیہ وسلم (روح المعانی)

یعنی انہوں نے مسجد ان کے غار کے قریب بنائی تھی اور اس طرح کی مسجد بنانا شریعت میں ممنوع نہیں اس سے زیادہ سے زیادہ لازم آتا ہے کہ اس مسجد کی نسبت ان کے غار کی طرف کر دی جائے جس طرح مسجد نبوی کی نسبت حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے مرقد معظم کی طرف کی جاتی ہے۔

علامہ آلوسی کی اس روشن عبارت سے حق واضح ہو گیا۔ شک دور ہو گیا اور بعینہ یہی چیز ہے جس کو فاضل محشی نے بیان کیا ہے اور ان کی عبارت علماء کرام کی تصریحات سے بالکل ہم آہنگ ہے اس لئے کسی شخص کے لئے کیوں کر روا ہے کہ وہ ایسے فاضل جلیل پر شرک اور تحریف کی تہمت لگائے۔؟

۹...... نواں اعتراض اس حاشیہ پر ہے جس کا تعلق مندرجہ ذیل آیات سے ہے:

قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ یُوْحٰی اِلَیَّ اَنَّمَا اِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ

(الآیۃ ۱۸ : ۱۱۰)

انبیاء و رسل کی بشریت کی بحث ابھی گزر چکی ہے، ہم نے تفصیل سے بیان کیا ہے کہ مترجم اور محشی دونوں کا یہ اعتقاد ہے جس طرح تمام مسلمانوں کا اعتقاد ہے کہ انبیاء بشر ہیں اور ابو البشر آدم علیہ السلام کی ذریت سے ہیں، لیکن اللہ تعالیٰ نے انہیں ایسی خوبیوں سے ممتاز کیا ہے اور ایسے فضائل حمیدہ سے متصف کیا ہے کہ کسی غیر نبی کے لئے یہ ممکن نہیں کہ ان کمالات و محامد میں ان کا شریک ہو سکے، اللہ

Marfat.com

تعالی نے انہیں منصب نبوت پر فائز کیا ہے، ان پر وحی نازل کی ہے، ان کی رسالت پر ایمان لانے کو ضروریات دین میں شمار کیا ہے، ان کی اطاعت اور انکی قولی، فعلی سنتوں کی اتباع کو اپنے بندوں پر واجب قرار دیا ہے، اب کسی غیر نبی کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ ان چیزوں سے کسی چیز کا اپنے لیے دعوی کرے، جس نے یہ دعوی کیا کہ اس پر وحی نازل ہوتی ہے یا اس پر ایمان لانا ضروریات دین میں سے ہے یا علی الاطلاق اس کی اتباع واجب ہے، اس نے افترا کیا خود گمراہ ہوا اور دوسروں کو گمراہ کیا اور راہ حق سے بھٹک گیا۔

محشی علام نے اس حاشیہ کے پہلے جملہ میں یہ چیز صراحت سے بیان کی ہے کہ بشری عوارض اور حالات نبی پر بھی طاری ہوتے ہیں وہ بھوک، پیاس محسوس کرتا ہے، وہ زخمی ہوتا ہے، وہ بیمار ہوتا ہے جس طرح یہ عوارض وحالات دوسرے انسانوں کو لاحق ہوتے ہیں، لیکن نبوت کی حیثیت سے کوئی شخص بھی ان کی ہمسری کا دعوی نہیں کر سکتا، خواہ معاشرہ میں اس کا مقام کتنا اونچا ہو اور اس کی قدرومنزلت کتنی بلند ہو، اللہ تعالی نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم انبیاء ورسل کی تکریم و تعظیم کریں جو شخص ان کی توہین کرتا ہے اور ان کی تنقیص شان کا ارادہ کرتا ہے وہ خائب وخاسر ہوتا ہے۔ کفار کو جب ان کے نبی قبول حق کی دعوت دیتے اور اللہ تعالی کی توحید پر ایمان لانے کی طرف بلاتے تو وہ انکار کرتے، سرکشی کرتے اور غصے سے لال پیلے ہو کر ان کو بڑا درشت اور سخت لہجہ میں یوں جواب دیتے: مَا اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا کہ تم ہماری طرح ہی بشر ہو، وہ اپنے نبی کے لئے بشر کا لفظ توہین اور تنقیص کے لئے استعمال کرتے اس لغزش سے بچنے کے لئے ہمیں علماء ربانیین نے یہ حکم دیا

Marfat.com

اور تاکید کی کہ ہم جب بشر کا لفظ انبیاء کے لئے استعمال کریں تو کسی ایسے کلمہ کا اضافہ کریں جو تعظیم اور تکریم پر دلالت کرتا ہو۔

۱۰...... دسواں اعتراض اس حاشیہ پر ہے جس کا تعلق سورہ نحل کی آیت نمبر ۶۵ سے ہے ارشاد باری تعالی ہے:

قُلْ لَّا یَعْلَمُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰہُ وَمَا یَشْعُرُوْنَ اَیَّانَ یُبْعَثُوْنَ (۶۵:۲۷)

اس تعلیق پر اعتراض کیا گیا کہ یہ شرک اور تحریفات سے آلودہ اور لبریز ہے، پہلے ہم آپ حضرات کی خدمت میں وہ تعلیق اردو میں پیش کرتے ہیں پھر اس کا عربی ترجمہ پیش کریں گے اور پھر ادارہ البحوث کے معزز فضلاء سے اس تعلیق کے بارے میں ان کی رائے دریافت کریں گے۔

"وہی جاننے والا ہے غیب کا، اس کو اختیار ہے جسے چاہے بتائے، چنانچہ اپنے پیارے انبیاء کو بتاتا ہے جیسا کہ سورہ آل عمران میں ہے،

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِىْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَاءُ.

یعنی اللہ کی شان نہیں کہ تمہیں غیب کا علم دے ہاں اللہ تعالی چن لیتا ہے اپنے رسولوں میں جسے چاہے اور بکثرت آیات میں اپنے پیارے رسولوں کو غیبی علوم عطا فرمانے کا ذکر فرمایا گیا، خود اسی پارے میں اس سے اگلے رکوع میں وارد ہے: وَمَا مِنْ غَائِبَةٍ فِی السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ اِلَّا فِیْ كِتَابٍ مُّبِیْنٍ.

یعنی جتنے غیب ہیں آسمان وزمین کے سب ایک بتانے والی کتاب میں

Marfat.com

ہیں۔ (اس کے بعد اس کا عربی ترجمہ پیش کیا گیا)

ہم نے ابھی ابھی علم غیب کے مسئلے پر بالتفصیل بحث کی ہے اور ہم نے مترجم ومحشی کی اس مسئلہ کے بارے میں رائے ذکر کی ہے، کہ غیب کا علم اللہ جل جلالہ کے ساتھ مختص ہے اور کوئی بھی اسے نہیں جان سکتا۔ بجز اس کے کہ اللہ تعالیٰ اس کو اس کا علم سکھائے۔ ہم نے اس بارے میں گفتگو کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ بذات خود غیب کو نہیں جانتے بلکہ غیب میں سے جتنا اللہ تعالیٰ چاہے اپنے حبیب کو اس کی تعلیم دے دیتا ہے اور یہ بھی ہم نے بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علوم غیر متناہی ہیں اور حضور سرور کائنات ﷺ کے علوم متناہی ہیں اور حضور ﷺ کے علم متناہی کی نسبت اللہ تعالیٰ کے غیر متناہی علم کے ساتھ اس نسبت سے بھی بہت قلیل ہے جو ایک قطرہ آب کو دنیا بھر کے سمندروں کے پانی کے ساتھ ہے پس شرک کہاں لازم آیا؟۔

اے بزرگ اراکین ادارۃ البحوث! بخدا اس شخص کے بارے میں فرمایئے جو یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا علم ذاتی ہے، قدیم ہے اور اس کے نبی کا علم ذاتی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے سکھانے سے ہے اور اسی طرح قدیم بھی نہیں حادث ہے نیز اللہ تعالیٰ کا علم کسی حد تک ختم نہیں ہوتا اور حضور ﷺ کا علم ایک محدود حد سے آگے تجاوز نہیں کر سکتا، جس شخص کا یہ عقیدہ ہو کیا اسے مشرک کہنا جائز ہے؟۔

اب آخر میں ہم اس دل خراش تنقید کی طرف ... کی توجہ مبذول کراتے ہیں جس کا تعلق اس حاشیہ سے ہے جو سورہ یاسین کی آیت نمبر ۱۲ پر لکھا گیا ہے شاید اس دل خراش تنقید کا محل، بدعت کی مختلف اقسام کا بیان ہے، لیکن یہ بھی ایک مسلّمہ

Marfat.com

امر ہے کہ یہ تقسیم محشی نے خود اختراع نہیں کی بلکہ جید علماء اسلام سے نقل کی ہے مثلاً امام نووی علامہ ملا علی قاری، علامہ ابن عابدین اور ان کے علاوہ بے شمار محققین۔

پہلے آپ کی خدمت میں ردالمحتار کی عبارت پیش کرتا ہوں:

اِنَّھَا قَدْ تَکُوْنُ مُحَرَّمَۃً وَّقَدْ تَکُوْنُ وَاجِبَۃً کَنَصْبِ الْاَدِلَّۃِ لِلرَّدِّ عَلٰی اَھْلِ الْفِرَقِ الضَّالَّۃِ وَتَعَلُّمِ النَّحْوِ لِفَھْمِ الْکِتَابِ وَالسُّنَّۃِ وَمَنْدُوْبَۃً کَاِحْدَاثِ نَحْوِ رِبَاطٍ وَّمَدْرَسَۃٍ وَّکُلِّ اِحْسَانٍ لَّمْ یَکُنْ فِی الصَّدْرِ الْاَوَّلِ وَمَکْرُوْھَۃً کَزَخْرَفَۃِ الْمَسَاجِدِ وَمُبَاحَۃً کَالتَّوَسُّعِ بِلَذِیْذِ الْمَاٰکِلِ وَالْمَشَارِبِ وَالثِّیَابِ کَمَا فِیْ شَرْحِ الْجَامِعِ الصَّغِیْرِ لِلْمُنَاوِیْ عَنْ تَھْذِیْبِ النُّوَوِیِّ وَمِثْلُہٗ فِی الطَّرِیْقَۃِ الْمُحَمَّدِیَّۃِ لِلْبِرْکِلِیِّ۔

ترجمہ: علامہ ابن عابدین فرماتے ہیں کہ بدعت کبھی حرام ہوتی ہے کبھی واجب، جس طرح گمراہ فرقوں کے پیدا کیے ہوئے شبہات کو دور کرنے کے لئے دلائل پیش کرنا یا کتاب وسنت کے سمجھنے کے لئے نحو کا پڑھنا اور کبھی مستحب ہوتی ہے جیسے کوئی سرائے یا مدرسہ تعمیر کرنا یا ہر وہ نیک کام جو صدر اول میں نہیں کیا گیا اور کبھی مکروہ ہوتی ہے جس طرح مساجد کو بمبالغہ آراستہ کرنا اور کبھی مباح ہوتی ہے جس طرح لذیذ کھانوں اور مشروبات میں توسیع اور خوبصورت لباس، جس طرح امام مناوی نے شرح جامع صغیر میں نقل کیا ہے اور اسی طرح برکلی نے طریقہ محمدیہ میں بیان کیا ہے۔

امام نووی نے اپنی مشہور کتاب تہذیب الاسماء واللغات میں کلمہ بدعت کی یوں توضیح کی ہے:

Marfat.com

اَلْبِدْعَةُ بِكَسْرِ الْبَاءِ فِی الشَّرْعِ هِیَ اِحْدَاثُ مَالَمْ یَکُنْ فِی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهِیَ مُنْقَسِمَةٌ اِلٰی حَسَنَةٍ وَقَبِیْحَةٍ وَقَالَ الشَّیْخُ الْاِمَامُ الْمُجْمَعُ عَلٰی اِمَامَتِهٖ وَجَلَالَتِهٖ وَتَمَکُّنِهٖ فِی اَنْوَاعِ الْعُلُوْمِ وَبَرَاعَتِهٖ اَبُوْ مُحَمَّدٍ عَبْدُالْعَزِیْزِ بْنُ عَبْدِالسَّلَامِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ وَرَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِیْ آخِرِ کِتَابِ الْقَوَاعِدِ الْبِدْعَةُ مُنْقَسِمَةٌ اِلٰی وَاجِبَةٍ وَمُحَرَّمَةٍ وَمَنْدُوْبَةٍ وَّمَکْرُوْهَةٍ وَّمُبَاحَةٍ .

ترجمہ: بدعت بکسر باء شریعت میں ایسی چیز کو پیدا کرنا جو حضور ﷺ کے عہد ہمایوں میں نہ تھی، اس کی دو قسمیں ہیں حسنہ اور سیئہ ۔ الشیخ الامام جن کی امامت، جلالت شان اور ہر قسم کے علوم میں مہارت و پختگی پر سب علماء کا اجماع ہے یعنی ابو محمد عبدالعزیز بن عبدالسلام رحمۃ اللہ علیہ کتاب القواعد کے آخر میں تحریر فرماتے ہیں کہ بدعت کو ان اقسام کی طرف تقسیم کیا گیا ہے۔

وہ بدعت جو واجب ہے وہ بدعت جو حرام ہے وہ بدعت جو مکروہ ہے وہ بدعت جو مباح ہے۔

فاضل محشی نے علماء اعلام کی تحقیق کی پیروی کرتے ہوئے لکھا ہے کہ بدعت سیئہ وہ ہے جس سے کوئی سنت نبوی مٹتی ہو اور اس کے روشن آثار ختم ہوتے ہوں۔

صدقات مالیہ اور اعمال حسنہ کا ایصال ثواب فوت شدہ مسلمانوں کے لئے ہر گز بدعت نہیں، بلکہ یہ سنت ہے جس کا حکم حضور ﷺ نے اپنے صحابہ کو دیا امام بخاری، مسلم نے اپنی صحیحین میں صحیح اسناد کے ساتھ متعدد حدیثیں روایت کی

Marfat.com

ہیں، ان میں سے ایک سعد بن معاذ رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث ہے کہ انہوں نے ایک کنواں اپنی والدہ کے لئے کھدوایا جن کا انتقال بغیر وصیت کے ہوگیا اور اس کنوئیں کا نام "بئر ام سعد" رکھا گیا، اس حاشیہ میں جن امور کا ذکر ہے مثلا تیجہ، چالیسواں، گیارہویں وغیرہ سے، مراد ایصال ثواب کی مختلف صورتیں ہیں، کیوں کہ صدقہ کرنے والوں کو مختلف اوقات میں ایصال ثواب کے لئے فرصت ملتی ہے، بعض وہ ہیں جن کو تیسیرے دن فرصت ملتی ہے، بعض کو ساتویں دن، بعض ایسے ہیں جن کو چالیسویں دن اور کسی کو کسی اور دن یہ فرصت مہیا ہوتی ہے اور ہر شخص اپنی سہولت کے مطابق اپنے فرصت کے اوقات میں اس امر مسنون پر عمل پیرا ہوتا ہے بایں اہل سنت میں سے کسی کا یہ عقیدہ نہیں ہے کہ موتیٰ کے لئے ایصال ثواب صرف فلاں فلاں مخصوص دن میں ہوتا ہے نہ اس سے پہلے ایصال جائز ہے اور نہ اس دن کے بعد، آپ حضرات پر ہمارے رسول کریم ﷺ کی یہ حدیث مخفی نہیں ہے جسے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے روایت کیا:

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا الْمَيِّتُ فِى الْقَبْرِ اِلَّا كَالْغَرِيْقِ الْمُتَغَوِّثِ يَنْتَظِرُ دَعْوَةً تَلْحَقُهٗ مِنْ اَبٍ اَوْ اُمٍّ اَوْ اَخٍ اَوْ صَدِيْقٍ فَاِذَا لَحِقَهٗ كَانَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا (الحديث) رواه البيهقىُّ فى شُعَبِ الايمان

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ قبر میں میت کی حالت ایسی ہوتی ہے جیسے ڈوبنے والے فریاد کرنے والے کی ہوتی ہے وہ رسمی دعا کا شدت سے انتظار کرتا ہے جو اسے اپنے باپ، ماں یا بھائی یا دوست کی طرف سے پہنچتی ہے پس

Marfat.com

جب اسے یہ دعا پہنچتی ہے تو دنیا و مافیہا سے یہ دعا اسے محبوب ہوتی ہے، اس حدیث کو امام بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے، امام مسلم نے اپنی صحیح میں ایک خاص باب رقم کیا ہے جس کا عنوان ہے "باب وصول ثواب الصدقات الی المَیّتِ" یعنی وہ باب جس میں میت کی طرف صدقات کے ثواب کے پہنچنے کا ذکر ہے اس عنوان کے نیچے انہوں نے متعدد احادیث درج کی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے۔

مَا رَوَتْہُ اُمُّ الْمُؤْمِنِیْنَ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّ رَجُلاً قَالَ لِلنَّبِیِّ ﷺ اِنَّ اُمِّیْ اُفْتُلِتَتْ نَفْسُھَا اِنِّیْ اَظُنُّھَا لَوْ تَکَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ اَفَلَھَا اَجْرٌ اِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْھَا قَالَ نَعَمْ .

ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے بارگاہ رسالت میں عرض کی یا رسول اللہ! میری ماں اچانک فوت ہوگئی اور میرا گمان ہے اگر وہ بات کرتی تو ضرور صدقہ کرتی۔ اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا اسے اجر ملے گا؟ حضور نے فرمایا: ہاں

امام نووی اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

فِیْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ جَوَازُ الصَّدَقَۃِ عَنِ الْمَیِّتِ وَاسْتِحْبَابُھَا وَاَنَّ ثَوَابَھَا یَصِلُہٗ وَیَنْفَعُہٗ وَیَنْفَعُ الْمُتَصَدِّقَ اَیْضًا وَھٰذَا کُلُّہٗ اَجْمَعَ عَلَیْہِ الْمُسْلِمُوْنَ .

ترجمہ: اس حدیث سے میت کی طرف سے صدقہ کرنے کا جواز اور اس کا مستحب ہونا ثابت ہوا نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ صدقہ کا ثواب جس کو پہنچایئے اس کو نفع

Marfat.com

دیتا ہے، صدقہ کرنے والے کو بھی نفع پہنچتا ہے اور یہ ساری بات وہ ہے جس پر تمام مسلمانوں کا اجماع ہے۔

اسی صفحہ پر چند سطریں اور امام نووی لکھتے ہیں:

وَفِيهِ اَنَّ الدُّعَاءَ يَصِلُ ثَوَابُهٗ اِلَى الْمَيِّتِ وَكَذٰلِكَ الصَّدَقَةُ وَهُمَا مُجْمَعٌ عَلَيْهِمَا.

اس سے ثابت ہوا کہ دعا کا ثواب میت کو پہنچتا ہے اسی طرح صدقہ کا ثواب بھی میت کو پہنچتا ہے اور یہ دونوں ایسی چیزیں ہیں جن پر سب کا اجماع ہے۔

البتہ اس حاشیہ کی چند آخری سطروں میں تحریک وہابیہ کے بارے میں کچھ سختی و درشتی پائی جاتی ہے، لیکن اس کی ایک خاص وجہ ہے یہ حواشی ساٹھ سال سے زیادہ عرصہ ہوا لکھے گئے، اس وقت تحریک وہابیہ میں بڑا تشدد پایا جاتا تھا ان کا دعوی یہ تھا کہ عقیدہ توحید پر صرف وہی قائم ہیں، باقی ساری امت اسلامیہ سیدھے، راستے سے بھٹک گئی ہے اور اس نے شرک اور بدعت کو اختیار کرلیا، العیاذ باللہ

اور یہ ایک طبعی امر ہے کہ اس کا رد عمل بھی شدید ہوا، حتی کہ دار العلوم دیوبند کے کبار علماء نے بھی ایسی کتابیں اور رسائل تالیف کئے جن میں انہوں نے حرکت وہابیہ پر شدت اور سختی سے تنقید کی، اگر آپ چاہیں مولانا سید حسین احمد مدنی شیخ الحدیث دار العلوم دیوبند کی تالیف الشہاب الثاقب کا مطالعہ فرمائیں۔ لیکن آج حالات اچھے ہو رہے ہیں، الحمد للہ سختی کی جگہ اب فراخدلی اور سوء ظن کی جگہ حسن ظن نے لے لی ہے اور اس تبدیلی کے پھل بڑے شیریں ہوں گے، اس کے نتائج اسلام اور اہل اسلام کے لئے نفع بخش ہوں گے۔

Marfat.com

مرحوم مغفور الملک الفیصل پہلے اسلامی راہنما تھے جنہوں نے مسلمانوں کے درمیان اتحاد اور ان کی بکھری ہوئی صفوں کو منظّم کرنے کی ضرورت کا احساس کیا انہوں نے عالم اسلام کے گوشہ گوشہ میں بسنے والے تمام مسلمانوں کو اسلام کے پرچم کے نیچے جمع ہونے کی دعوت دی۔ انہوں نے بڑی بلند آواز سے یہ فریاد کی اور یہ فریاد ان کے شفیق اور کریم دل کی گہرائیوں سے بلند ہوئی تھی، اس لئے تمام مسلمان عوام اور اسلامی حکومتیں ان کی اس دعوت پر لبیک کہتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے مملکت سعودیہ کے اس فرمانروا کے اس مبارک اقدام سے اختلاف وانشقاق کی شدت میں کمی آنی شروع ہوئی اور حسد اور بغض کے انگارے ٹھنڈے ہونے لگے۔

صد حیف! کہ اس فرمانروا کو اپنی زندگی کا عزیز مقصد پورا کرنے سے پہلے موت کا پیغام آ گیا، لیکن انہوں نے اپنے پیچھے ایسے روشن اور چمکدار آثار چھوڑے کہ ان کے بعد تخت شاہی پر جو بھی متمکن ہوا وہ ان آثار کی پیروی کرتا رہا، اس عزیز اور قیمتی آرزو کو عملی جامہ پہنانے کے لئے وہ آج بھی اپنی امکانی کوششیں صرف کر رہے ہیں، حالات کی اس رفتار کے ساتھ ہمارے دل مطمئن ہو گئے تھے اور حالات بہتر سے بہتر صورت اختیار کرنے لگے تھے، یہاں تک کہ یہ دھماکہ ہوا اس کی شدید کڑک سے ہم گھبرا گئے اور طرح طرح کے اندیشوں نے ازسرنو ہمیں اپنے گھیرے میں لے لیا اور ہم از راہ حیرت وحسرت اپنے آپ سے یہ سوال کرنے لگے کہ کیا امت اپنے بلند مقصد کو حاصل کرنے میں ناکام ہو جائے گی؟ اور ان کا باہمی اتحاد عملی صورت اختیار نہیں کر سکے گا اور وہ جانکاہ اور بابرکت کوششیں جو ملک

Marfat.com

فیصل اور انکے دار فنا سے دار بقا کی طرف رحلت کرنے والے بھائی نے کیں اور جواب ان کے خلف الرشید جلالۃ الملک فہد بن عبدالعزیز اطال اللہ بقائہ و ایام سلطنتہ بڑی گرمجوشی سے کر رہے ہیں کیا یہ سب ضائع ہو جائے گی؟

خبردار! یہ ایک خطرناک سازش ہے جس کے تار و پود کو گنہ گار ہاتھوں نے بنا ہے۔ اے عالم اسلام کے قائدین! ہوشیار ہو جاؤ۔ اے امت مسلمہ کے عوام بیدار ہو جاؤ۔ اسلام کے دشمن اور تمہارے دشمن کمین گاہ میں بیٹھے تاڑ رہے ہیں اور تم پر یکبارگی ہلہ بول دینے کے لئے مناسب وقت کا انتظار کر رہے ہیں۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ

مجلس الدعوۃ الاسلامیہ۔ سیال شریف

Marfat.com

الردعلى الشبه المثارة

حول كنزالإيمان

(ترجمة معانى القرآن الكريم)

فضيلة الشيخ غلام حميد الدين السيالوى

رئيس مجلس الدعوة الإسلامية

وشيخ الطريقة الجشتية النظامية

بقرية سيال شريف مديرية سرجودها

ملتزم الطبع والنشر

أكاديمية رضا ○ لاهور

Marfat.com

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

تقديم

الحمدلله الذى أنزل القرآن الكريم لهداية البشرية جمعاء على مر العصور والسنين ،والصلوٰة والسلام على أشرف الأنبياء والمرسلين سيدنا محمد وعلى آله وأصحابه ومن تبعهم بإحسان إلى يوم الدين ـ وبعد:

فإن القرآن الكريم مبعث هداية اهتدى به المسلمون فى الغابر والحاضر ،ويظل مصدر نور وهداية حتى يوم القيامة ،لقد شرفت اللغة العربية بالقرآن والحبيب المصطفىٰ ﷺ ـ وماأحسن حظ المسلمين الذين سعدوا بهذه اللغة العذبة إذأنهم يتمكنون من فهم معانى القرآن الكريم بسهولة ويتمتعون بجماليات الإعجاز القرآنى أكثر من غيرهم بشكل مباشر،مع الأخذ في الاعتبار أن هناك ملايين المسلمين يتلون القرآن ولا يفهمون معانيه ـ

هذا وقد بذل العلماء المسلمون غير العرب كل مافى وسعهم من أجل الوصول إلى أعماق معانى القرآن الكريم، فأنجزوا أعمالا علمية قيمة ،لقد كانت عربيتهم مكتسبة ولكنهم بتوفيق الله تعالى أسهموا فى نشر تعاليم القرآن بكل مسئولية ،تمثلت هذه المساهمة فى مؤلفاتهم ومواعظهم وحواراتهم مع الناس ،إلا أن بعض العلماء

Marfat.com

بعد التفكير العميق أقدموا على ترجمة معانى القرآن الكريم إلى لغات أخرى حتى يستطيع المسلم الذى لايفهم شيئا من اللغة العربية أن يلم بمعانى القرآن الكريم قدر استطاعته ولا يتلو ها دون فهم معانيه وكانت اللغة الأردية من بين اللغات التى سعدت بترجمة معانى القرآن الكريم إليها ومن المعلوم أنها تحتل مكانة مرموقة فى العالم الإسلامى من حيث تراثها القيّم وقد قام بترجمة معانى القرآن الكريم إلى اللغة الأردية عديد من العلماء الهند يين ۔

لقد كان الشيخ أحمد رضا خان الحنفى مذهبا ،القادرى طريقة والبريلوى الهندى موطنا أحد المهتمين بترجمة معانى القرآن الكريم إلى اللغة الأردية، لقد قام بالترجمة عن براعة فائقة فى خمسة وخمسين علماوفنا ومثله يعد أهلا لترجمة معانى القرآن الكريم إلى اللغة الأردية ،هذا وركز الشيخ أحمد رضاخان على أمرين عند إقدامه على ترجمة معانى القرآن الكريم ،يتمثل أولهما فى تقديس ألوهية الله سبحانه وتعالى ،كمايتبين ثانيهما فى تعظيم الرسول ﷺ وتبجيل سائر الأنبياء صلوات الله وسلامه عليهم۔ نرى بعض المترجمين لمعانى القرآن الكريم يستندون إلى المعاجم دون الرسوخ فى العلوم الإسلامية واللغة العربية فيسيئون إلى الله سبحانه وتعالى حينا وإلى الحبيب المصطفى ﷺ حينا آخر إلا أن الشيخ أحمد رضا خان أقدم على الترجمة بحذر ،أنجز هذا العمل عن مكنة لغوية وخلفية علمية فكان

Marfat.com

موفقا فى مسعاه بفضل الله تعالى أولا ثم لتمكنه من العلوم الإسلامية والعربية ،تمتاز هذه الترجمة من بين التراجم من الناحية الأدبية والدينية ،جزاه الله تعالى كل خير عن القرآن الكريم والمسلمين الناطقين باللغة الأردية فى كل من باكستان وبنجلاديش والهند وأرجاء العالم ،حيث إن النازحين من هذه البلاد الثلاثة متواجدون فى العالم أجمعه ومازالو محتفظين بالعادات والتقاليد واللغة الأردية ـ

هذا وقام مولانا محمدنعيم الدين المرادآبادى بكتابة الحواشى على هذه الترجمة التى عرفت باسم "كنزالإيمان" وتعد هذه الترجمة مع هذه الحواشى أكثر تداولا فى كل من باكستان وبنجلاديش والهند وكان المسلمون الباكستانيون والبنجلاليون والهنديون خلال سفرهم إلى المملكة السعودية العربية من أجل الحج أو العمرة أو العمل بها يصطحبون معهم هذه الترجمة حتى يتخذوها أنيسا ومصباحا منيرا خلال إقامتهم بالحرمين الشريفين ، إلا أن بعض الناطقين بالأردية قدموا إلى إدارة البحوث الإسلامية العلمية والإفتاء والدعوة والإرشاد بالرياض نماذج من ترجمة الشيخ أحمدرضا خان لمعانى القرآن وحواشى مولانا محمدنعيم الدين المرادآبادى على هذه الترجمة ،وبالطبع قدموا نماذج إلى إدارة البحوث مترجمة إلى العربية ،وقد شوّهوا الصورة خلال الترجمة مما أدى إلى إصدار فتوى ضد هذه الترجمة ومصادرة نسخها ،وعدم تداول هذه الترجمة فى المملكة

Marfat.com

العربية السعودية ،الأمر الذى أثار ضجة فى كل من باكستان وبنجلاديش والهند وفى هذه الأيام توجه الشيخ غلام حميد الدين السيالوى ببعث رسالة إلى حكام المملكة العربية وعلمائها فى شهر يناير عام ١٩٨٢م بين فيهاخطأ الطائفة التى تقدمت إلى إدارة البحوث الإسلامية بعشرة انتقادات على ترجمة الشيخ أحمد رضا خان لمعانى القرآن وحواشى مولانامحمد نعيم الدين مراد آبادى على هذه الترجمة تلك الأقاويل التى لاأساس لها من الصحة ، لقد قام بالرد على الشبه المثارة خير قيام ،ودافع عن الحق خير دفاع ،وكان يهدف إلى الإصلاح ،لذا أردنا أن نطبع هذه الرسالة حتى تعم الفائدة ،جزى الله كاتبها خيرا ،ونفع بها المسلمين ويوحّد بها صفوفهم ،ويؤلف بين قلوبهم ،وكم نحن بحاجة إلى الوحدة فى عصرنا الراهن ،اللهم أرنا الحق حقا وارزقنا اتباعه ،وأرنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابه ،وصلى الله تعالى على خير خلقه سيدنا محمد وعلى آله وأصحابه أجمعين ۔

كتبه

٩من شهر صفر ١٤٢٢ھ — محمد عبد الحكيم شرف القادرى

٤من مايو ٢٠٠١م — أستاذ الحديث النبوى الشريف والعلوم الاسلامية

بالجامعة النظامية الرضوية بلاهور ،باكستان ۔

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذى بتوفيقه تتم الصالحات وبفضله تقبل الحسنات والصلاة و السلام على عبده وسيد خلقه محمد ن الرؤف الرحيم وعلى آلِه وأصحابه أجمعين ـ أما بعد!

فقد اجتازت الأمة المسلمة خلال تاريخها الطويل المواقف الدقيقة و واجهت الظروف المخيفة المزعجة من أول يوم إلى يومنا هذا، فقد أرادت قبائل العرب المشركة أن تطفئ مصباح الإسلام بجموعها الحاشدة وفرسانها البواسل ـ ولكنها فشلت فشلا ذريعا، ثم قامت القيصرية فى الغرب والكسروية فى الشرق لاستيصال هذه الأمة الفتية بقبالقها المدججة بالأسلحة الفاتكة ووسائلها الجمة لكنهما منيتا بهزيمة نكراء على أيدى أبطال الإسلام مع قلة عددهم وضعف عدتهم ، وبعد بضعة قرون ثارت أوربا كلها ضد الإسلام والمسلمين، فاجتمع ملوك بلادها ورؤساء دولها وشبان قارتها تحت راية النصرانية وأشعلوا نار الحروب الصليبية التى لازالت جذوتها تندلع قرنا بعد قرن ،و ظلت الأمة المسلمة بين تيارات الهجمات العنيفة كصخرة عاتية وسط العواصف الهوج ويكمن سر نجاحهم الباهر فى قوة إيمانهم والاتحاد بين صفوفهم، فقد كانوا كأنهم بنيان مرصوص لايجد الشقاق

Marfat.com

والخلاف إلى صفوفهم سبيلا ـ

أما اليوم فالأحوال قد تغيرت تغيرا مؤلما مفضحا،إذ أن جميع بلاد المسلمين محاطة بالأخطار التى تهدد سلامتها،فإن ثغور كل مملكة إسلامية غير محفوظة، تطير طيارات حربية من مطار إسرائيل وتدخل فى أية منطقة من مناطق العالم العربى و تقذف القنابل على أى هدف شاء ت دون خوف المقاومة وترجع بسلامة إلى مطارها ـ

ألم تكف لكشف الغطاء عن وجه الحقيقة المرة الرهيبة الأحداث التى جرت خلال أشهر ماضية فى لبنان وعاصمتها بيروت، لا سيما المجازر التى تعرضت.لإبادة آلاف الأطفال والنساء والشيوخ والشبان تلك التى وقعت فى الأسبوع الثالث من شهر أيلول فى ملجأين يأوى إليهما الفلسطينيون ،حيث كان القتل الذريع وسفك دماء الأبرياء، هل تجدون له مثيلا؟

لماذا هذه المأساة المتتالية ؟ لماذا هذه الهجمات الوحشية ؟ لماذا هذه المذابح طوال الليل و النهار ؟إن افتراق كلمتناهوالسبب الوحيد لهذه المصائب والبلاياوالاتحاد تحت علم الاسلام والإعتصام بحبل الله المتين هوالسبيل الوحيد لمعالجة هذا المرض الوبيل ـ

إن ملوك البلاد الإسلامية ورؤساء دولها المتيقظون وزعماء ها المخلصون قد عزموا القضاء على العوامل الهدامة لاتحاد الأمة وهم يتمنون من أعماق قلوبهم أن يعود ذلك العهد السعيد ـ

Marfat.com

حيث كان المسلمون أمة متحدة، لكن هناك طائفة تسعى أن تبث بذور الشقاق و العداوة فى قلوب المسلمين فى الظروف الحرجة المؤلمة التى نعاصرها، يا للأسف إن أتباع الطائفة المذكورة آنفا نجحوا فى باصدار فتوى من إدارة البحوث الإسلامية العلمية والافتاء والدعوة والإرشاد بالرياض على تحريق ترجمة معانى القرآن الكريم للعالم الربانى الشيخ محمد أحمد رضاخان المشفوعة بالتعليقات التفسيرية لصدر الأفاضل النسيد محمد نعيم الدين المراد آبادى قدس سرهما۔

لقد أحدثت هذه الفتوى هزة عنيفة فى أوساط أهل السنة والجماعة فى باكستان والهند وبنغلاديش، وفى كل بلد فيه من يفهم اللغةالأردوية وهم السواد الأعظم من الأمة المسلمة ،فاقشعرت قلوبهم وانتابت أرواحهم الكآبة والألم، لاريب أن هذه الترجمة و التعليقات باللغة الأردية ونحن نعلم أن أكثر السادة الأعضاء لم يتعلموا هذه اللغة۔

إن الطائفة المعينة ۔ لاشكر اللّٰهسعيها۔ قدمت هذه الترجمة والتعليقات بعد تصبيغهما بصبغة كاذبة خاطئة أمام أعضاء إدارة البحوث العلمية والإفتاء والدعوة والإرشاد بالرياض ونجحوا بلباقتهم وحيلتهم بإصدار هذه الفتوى۔

نحن نقول: والله على مانقول وكيل: إنهم اتهموا بالشرك والكفر والتحريف فى معانى الآيات عالمين ربانيين بذلا حياتهما وما

Marfat.com

يملكانه من علم وحكمة وحذاقة فى سبيل رفع كلمة الله وفى نشر دعوة التوحيد فى الوثنيين من أهل الهند ونجحافى إنقاذ كثير منهم من حناوس الشرك إلى نور الإسلام ، إنهم زوروا هذه التهم الزائفة من عند أنفسهم وألصقوهابالعالمين المذكورين ظلما وزورا۔

نستأذن أولا السادة أعضاء اللجنة لعرض الحقيقة عليهم ونسئل أصحاب الفضيلة ،أن يمعنوا النظر ويطالعوا بدقة مايعتقده هذان العالمان حتى يسهل عليهم الوصول إلى حقيقة الأمر وينكشف عليهم إن شاء الله تعالى أن هذه الطائفة التى اعتمد على أقوالها أعضاء إدارة البحوث العلمية خانت وخدعت وخدمت الأعداء فى توسيع الصدوع فى سور حصن الإسلام فى أيامنا العصيبة التى تكافح الأمة فيها لسلامة كيانهاوهى فى حاجة ماسة إلى توحيد كلمتها ۔

هذه الشرذمة من أهل الأهواء يبذلون جهودهم فى توسيع هوة الانشقاق بين الشعوب المؤمنة بربها ، المسلمة لأوامره وبين المملكة العربية السعودية ۔

ها أنذاأبدأ بتوفيقه تعالى كشف القناع عن حقيقة الأمر

١ ـ اعترضوا أولاعلى عبارة وردت فى الصفحة الثالثة من المصحف، طبع شركة تاج المحدودة ،لاهور،قالوا: إن هذه العبارة مليئة بالشرك مدنسة بالخرافات والتحريفات ۔

نكتب أولا الآية الكريمة ثم ترجمة معانيها باللغة الأردية ثم

Marfat.com

نترجمها باللغة العربية وبالتالى نسألكم الخوض فى معانيها ثم نسألكم أين الشرك وأين الخرافات فى هذه الترجمة الأردية لمعانى الآية؟

الآية الكريمة : إياك نعبد وإياك نستعين (١/٤)

ترجمتها بالأردوية : ہم تجھی کو پوجیں اور تجھی سے مدد چاہیں۔

يعنى نعبدك ولانعبد غيرك و نطلب منك المعونة فقط ولانطلبها من أحدغيرك ۔

أيها السادة ! هل تجدون فى هذه الترجمة شائبة من الشرك أو رائحة من الكفر ؟أليس هذا التعبير يوافق تماما مع ما أراد الله تعالى من هذه الآية الكريمة ؟الإدعاء بأن هذه الترجمة ملوثة بالشرك لإفك مبين ۔

ألآن نلفت أنظاركم إلى التعليق على هذه الترجمة والذى تجدونه أيضا بريئا نقيا من هذه التهمة ،يعلق المحشى العلام بقوله (بالأردية)

اس میں رد شرک بھی ہے کہ اللہ تعالی کے سوا عبادت کسی کیلئے نہیں ہو سکتی۔ وإياك نستعين میں یہ تعلیم فرمائی کہ استعانت خواہ بواسطہ ہو یا بے واسطہ ،ہر طرح اللہ تعالی کے ساتھ خاص ہے۔ حقیقی مستعان وہی ہے، باقی آلات وخدام احباب وغیرہ سب عون الہی کے مظہر ہیں، بندے کو چاہیے کہ اس پر نظر رکھے اور ہر چیز میں دست قدرت کو کارکن دیکھے۔

ترجمتها بالعربية : فى الآية رد على الشرك أى لايجوز عبادة أحد غير الله تعالى وفى جملة إياك نستعين تعليم أن الإستعانة سواء

Marfat.com

كانت بواسطة أو بدون واسطة مختصة بذاته تعالى ،لأنه هو المستعان الحقيقى أما الآلات التى نستخدمها فى أداء مهماتنا و الخدام والأحباب الذين يساعدوننا فى بعض الأمور فليسوا مؤثرين فى الحقيقة،بل إنهم مظاهر عون الله تعالى فقط ويجب على العبد أن يركز نظره على هذه النكتة ويعتقد أن يد القدرة هى المؤثرة فى هذه الأمور كلها۔

"هذه العبارة تشهد شهادة صادقة على أن المحشى لايشرك بربه أحدا فى عبادة ربه و لايشرك أحدا فى الاستعانة منه عزوجل، إنه يؤمن إيمانا راسخا أن المستعان الحقيقى هو الله تعالى۔ والمعونة التى تبدو أنها تأتى من أحد ليست إلا من عند الله، غير أن المؤثر الحقيقى هو الله تعالى فقط ۔ والذى يتمسك بمثل هذه العقيدة النقية البيضاء رميه بالشرك ظلم عظيم وذنب كبير ، والذين موهوا هذه العقيدة الحقة تمويها من عند أنفسهم ارتكبوا جريمتين إنهم رموا المؤمن الموحد بالشرك والتحريف فى معانى آيات القرآن الحكيم أولا، ثم خدعوا أعضاء الإدارة بارتكاب الخيانة فى الثقة بهم ۔

أما إسناد الإعانة إلى غير الله تعالى فإذا كان القائل يعتقد أن المؤثر الحقيقى هو الله تعالى فليس بشرك لأن هذا الإسناد مذكور فى القرآن الحكيم قال ذو القرنين لقوم سألوه بناء السد : "مامكنى فيه ربى خير فاعينونى بقوة اجعل بينكم وبينهم ردما"(١٨/٩٥)

Marfat.com

وقد أمر الله تعالى عباده بقوله "استعينوا بالصبر والصلوٰة" (٢/١٥٣) وغيرهما الكثير من الآيات الكريمة مما يدل على صحة رأينا ـ

٢ ـ اعترضوا ثانيا على اقتباس ورد فى الصفحة الخامسة: قالوا إن المترجم والمحشى يعتقدان أن الانبياء والرسل ليسوا بشرا إن هذا إفك مبين، إنهما يعتقدان أن الأنبياء والرسل بشر ومن أولاد أبى البشر آدم عليه السلام، وكيف يمكن لمثل هذين العالمين النابغين أن يتصورا بعدم بشريتهم والقرآن الكريم يشهد وبصراحة على أنهم بشر، والحقيقة أن المتهمين يعتقدان بأن الأنبياء بشر ومن لم يعتقد ببشريتهم فهو ليس بمؤمن كما هو مصرح به فى الجزء السادس من الفتاوى الرضوية للإمام أحمد رضا خان، لكنهما لا يستحسنان إطلاق كلمة البشر مطلقا، بدون إضافة كلمة الاحترام والتكريم، كخير البشر، وأفضل البشر، وسيد البشر، لأن الأنبياء عليهم السلام حينما كانوا يدعون قومهم إلى الإيمان بالله وحده والبراءة من الشرك فى جملة صورها كان الكفار من قومهم يأبون قبول دعوتهم ويردون عليهم بغلظة وجفوة، ورد فى القرآن الكريم قول بعضهم: قالوا إن أنتم إلا بشر مثلنا تريدون أن تصدونا عما كان يعبد آباؤنا فأتونا بسلطان مبين" (١٤/ ١٠)

وجاء فى سورة "المؤمنون" ولقد أرسلنا نوحا إلى قومه فقال ياقوم اعبدوا الله مالكم من إله غيره أفلا تتقون فقال الملأ الذين كفروا

Marfat.com

من قومه ما هذا إلا بشر مثلكم يريد أن يتفضل عليكم" (٢٣،٢٤)

"وقال الملأ من قومه الذين كفروا و كذبوا بلقاء الآخرة وأترفناهم فى الحياة الدنيا ما هذا إلا بشر مثلكم يأكل مما تأكلون منه ويشرب مما تشربون ولئن أطعتم بشرا مثلكم إنكم إذا لخاسرون"

(٢٣/٣٣،٣٤)

إن فى القرآن الكريم آيات كثيرة ذكر الله فيها جواب الأمم الزائغة الضالة لرسلهم وما يحتوى هذا الجواب من استخفاف بأنبياء الله وتنقيص بشأن رسله، ولايخفى على أحد الأنبياء أمر الله تعالى باحترام وتكريمهم لاسيما سيد الأنبياء وإمام المرسلين ﷺ بقوله"وتعزروه وتوقروه"يقول الإمام راغب الأصفهانى فى مفردات القرآن شارحا كلمة تعزروه: التعزير : النصرة مع التعظيم"۔ يقول صاحب لسان العرب :"عزره : فخمه وعظمه"۔ ويكتب هذا العالم اللغوى "وقّرالرجل بجّله والتوقير : التعظيم والترزين"۔

والذى يسيىء الأدب إلى حضرته ﷺ برفع الصوت عنده يجازى بحبط أعماله الحسنة مهما كانت كثيرة العدد رفيعة الشأن۔ نهى الله تعالى أصحابه ﷺ عن استعمال كلمة "راعنا" وإن كانت هذه الكلمة العربية بريئة من واهمة التنقيص، لكن لها معنى باللغة العبرانية لاتليق بشأنه الرفيع، لأجل ذلك نهى الله تعالى عن استعماله فى حضرته عليه الصلوة والسلام۔

Marfat.com

یقول أبو عبدالله القرطبی فی تفسیر هذه الآیة :فیها دلیل علی تجنب الألفاظ المحتملة التی فیها التعریض للتنقیص و الغض۔

٣۔أوردوا الاعتراض الثالث علی تعلیق مکتوب فی الصفحة السادسة عشر:إلیکم أیها السادة نصه الأردی لتقرءوه و تلاحظوه بدقة للنظر ثم أخبرونا عن جملة أو سطر یشتمل علی الشرک و الانحراف عن الحق ۔

مسئلہ: یہ بھی معلوم ہوا کہ مقامات متبرکہ جو رحمت الٰہی کے مورد ہوں وہاں توبہ کرنا اور اطاعت بجالانا ثمرات نیک اور سرعت قبول کا سبب ہوتا ہے ۔ (فتح العزیز) اس لئے صالحین کا دستور رہا ہے کہ انبیاء اور اولیاء کے موالد اور مزارات پر حاضر ہو کر استغفار و اطاعت بجالاتے ہیں، عرس و زیارات میں بھی یہ فائدہ متصور ہے۔

ترجمة النص بالعربیة:علم من هذا أن الاستغفار فی المقامات المتبرکة التی هی موارد رحمة الله تعالی و العبادة فیها تکون سببا للثمار الطیبة و سرعة قبول الدعوات ۔(فتح العزیز)لذا مابرحت سنة الصالحین أنهم یحضرون موالد الأنبیاء و الأولیاء وقبورهم و یستغفرون ربهم هناك ویعبدونه ویرجون قبول الاستغفار و الطاعات۔

إن الله تعالی فضل بعض الأماکن علی الأخری یزید فیها ثواب العبادات و الطاعات و یکون الدعاء فیها أدنیٰ للقبول کالمسجد الحرام، له فضیلة لایساویه فیها مسجد من مساجد العالم قاطبة و فی المسجد الحرام أیضا مقامات یرجی فیها قبول الدعوات أکثر من غیرها

Marfat.com

كالملتزم وتحت ميزاب الرحمة وبين الركن اليمانى والحجر الأسود وعند مقام إبراهيم عليه السلام ـ وللمسجد النبوى المنيف شرف كبير، كذلك لمسجد قباء مزية يمتازبها على غيره من المساجد ـ

إن المحشى أشار فى هذا التعليق إلى أن الأمر المحقق الذى لايشوبه شك ولم يخترعه من عند نفسه، بل أشار مستندا إلى ماصرح به الشيخ الجليل والمحدث الكبير مولانا عبد العزيز بن حكيم الأمة الشيخ ولى الله الدهلوى الذى أعاد الشباب والنضرة إلى الشريعة الغراء بعد أن انتابها الهرم والذبول فى القارة الهندية ـ

والأحاديث النبوية أيضا تصححها وتؤيدها، روى مسلم عن ابن عمر أن رسول الله ﷺ كان يأتى مسجد قباء راكبا وماشيا ويصلى فيه ركعتين ـ وعن عبدالله بن دينار أن عبدالله بن عمر كان يأتى قباء كل سبت وكان يقول: رأيت رسول الله ﷺ يأتيه كل سبت ـ

يقول الامام النووى فى شرحه لصحيح مسلم: "فى هذه الأحاديث بيان فضله وفضل مسجده والصلاة فيه وفضيلة زيارته وأنه يجوز زيارته راكبا وماشيا وهكذا جميع المواضع الفاضلة يجوز زيارتها راكبا وماشيا ـ"

وأما ما ذكره المحشى فى مسألة زيارة القبور فأمر مسنون، كان عليه الصلاة والسلام يزور بقيع الغرقد ويستغفر لأمته وكان يزور مقابر شهداء أحد، وننقل هنا بضعة سطور من مجلة أخبار

Marfat.com

العالم الإسلامى وهى مجلة أسبوعية تصدر من إدارة الصحافة والنشر برابطة العالم الإسلامى وعددها ٧٩٠ الصادرة فى الاثنين من شهر ذى القعده سنة ١٤٠٢ﻫ وفى هذا العدد مقال عن مصعب بن عمير رضى الله عنه وكيفية استشهاده فى سبيل الله يوم أحد وختمها كاتبها بالسطور العطرة التالية:

هتف رسول الله عليه السلام وقد وسعت نظرته الحانية أرض المعركة بكل من عليها من رفاق مصعب وقال: إن رسول الله يشهد أنكم شهداء عند الله يوم القيامة، ثم أقبل على أصحابه الأحياء حوله وقال: أيها الناس زوروهم وأتوهم وسلموا عليهم، فوالذى نفسى بيده لايسلم عليهم مسلم إلى يوم القيامة إلا ردوا عليه السلام -

إذا كان هذا حال الزائرين للشهداء فماظنكم بالزوار لقبور الأنبياء والمرقد المنور المبارك لسيد الأنبياء عليه وعليهم أفضل الصلاة وأجمل السلام؟ وهنا يطرح السؤال نفسه هل يجوز لأحد أن يرمى زوار قبور الصلحاء بالشرك والبدعة ؟ والرسول يأذن ويحبب زيارة قبور شهداء أحد ويبشر الزائرين بمايطير به القلب فرحا-

إن المسلمين الذين يزورون قبور الأنبياء والصلحاء لايخطر ببال أحد منهم قطعا أن أصحاب القبور آلهة يستحقون العبادة أو أنهم يقدرون على التصرف فى الكون بصفة مستقلة - ومن أخبركم عن هذين العالمين الكبيرين أنهمايشركان بالله أحدا ويجعلان له ندا فقد

Marfat.com

كذب وافترى ۔لأنهما ظلا يشهدان طوال حياتهما بأن لا إله إلا الله ويعلنان بكل نفس يتنفسانها أن محمدا عبده ورسوله۔

إذا كان بعض الناس يمنعون من زيارة القبور ويرون أن من زار قبرا فقد ارتكب كبيرة، فهناك من يفتى على زيارة القبور بالشرك والكفر؟وهذا اعتداء صريح والله لايحب المعتدين ۔

٤ ۔الاعتراض الرابع أوردوه على عبارة فى الصفحة الثالثة وعشرين تتعلق بهذه الآية الكريمة :"ولما جاء هم كتاب من عند الله مصدقا لما معهم وكانوا من قبل يستفتحون على الذين كفروا فلما جاء هم ماعرفوا كفروا به فلعنة الله على الكافرين ،، (٢/ ٨٩)

وهذا نص العبارة بالأردية : شان نزول: سید انبیاء ﷺ کی بعثت اورقرآن کریم کے نزول سے قبل یہود اپنی حاجات کیلئے حضور کے نام پاک کے وسیلہ سے دعا کرتے اور کامیاب ہوتے تھے اور اسطرح دعا کیا کرتے:"اللهم افتح علينا وانصرنا بالنبى الأمى" یارب ہمیں نبی امی کے صدقہ میں فتح ونصرت عطافرما۔

ترجمته باللغة العربية كالآتى: كان اليهود قبل بعثة سيد الأنبياء ﷺ وقبل نزول القرآن الحكيم يدعون الله تعالى فى حاجاتهم متوسلين باسم النبى الكريم ﷺ قائلين " اللهم افتح علينا وانصرنا بالنبى الأمى" وكانوا يفوزون ۔

ادعى المعترضون أن هذه العبارة مليئة بالشرك والخرافات لأنه

Marfat.com

ورد فيها أن أهل الكتاب كانوا يستفتحون على الكفار متوسلين باسم النبى الكريم ﷺ بقولهم :أللهم افتح علينا وانصرنا بالنبى الأمى -

أيها السادة لم يخترع المحشى العلام هذه الرواية من تلقاء نفسه بل نقلها من كتب التفسير المعتبرة لأساطين علماء الإسلام يقول السيد محمود آلوسى فى تفسيره روح المعانى:"نزلت فى بنى قريظة والنضير، كانوا يستفتحون على الأوس والخزرج برسول الله ﷺ قبل مبعثه ...وقالوا أللهم إنا نسئلك بحق نبيك الذى وعدتنا أن تبعثه فى آخر الزمان أن تنصرنا اليوم على عدونا وينصرون -

وكتب أبو عبدالله القرطبى فى تفسير هذه الآية :" قال ابن عباس كانت يهود خيبر تقاتل غطفان لما التقوا هزمت يهود فعادت يهود بهذا الدعاء وقالوا: إنا نسألك بحق النبى الأمى الذى وعدتنا أن تخرجه لنا فى آخر الزمان إلا تنصرنا عليهم، قال: فكانوا إذا التقوا دعوا بهذا الدعاء فهزموا غطفان (الجامع لأحكام القرآن)

والشيخ محمود حسن الديوبندى أورد هذه الرواية بعينها فى حاشيته على القرآن ، وإليكم النص الأردى :

قرآن کے اترنے سے قبل جب یہودی کافروں سے مغلوب ہوتے تو خدا سے دعا مانگتے کہ ہم کو نبی آخرالزمان اور جو کتاب ان پر نازل ہوگی ان کے طفیل کافروں پر غلبہ عطا فرما۔

وترجمته باللغة العربية كالآتى: ـ كان اليهود قبل نزول القرآن

Marfat.com

إذا غلبوا على يد الكفار في ميدان القتال دعوا الله قائلين: أللهم انصرنا على الكافرين بخاتم الأنبياء و الكتاب الذى ينزل عليه۔

إذا كان نقل هذه الرواية شركا فالعلماء الذين ذكروها في تفاسيرهم استحقوا أن يفتى عليهم بالكفر و الشرك و تصدر الأوامر بإحراق كتبهم أيضا ۔بالأسف الشديد يا أصحاب الفضيلة ! أن تكون الجريمة واحدة و العقوبة مختلفة ۔

٥ ۔الاعتراض الخامس على التعليق على الآية الآتية : وإذ قال موسى لقومه ياقوم اذكروا نعمة الله عليكم إذ جعل فيكم أنبياء ۔(٥/ ٢٠)

علق المحشى على هذه الآية بقوله :

اس آیت سے معلوم ہوا کہ پیغمبروں کی تشریف آوری نعمت ہے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کواس کے ذکر کرنے کا حکم دیا کہ وہ برکات وثمرات کا سبب ہے اس سے محافل میلاد مبارک کے موجب برکات وثمرات اور محمود و مستحسن ہونے کی سند ملتی ہے۔

ترجمته بالعربية كالتالى :علم من هذه الآية أن بعثة الأنبياء نعمة وأن موسى عليه السلام أمر قومه أن يذكروها لأنها سبب للبركات والثمار الطيبة ، وهذا يدل على أن محافل الميلاد موجبة للبركات والثمار الطيبة وعقدها أمر محمود مستحسن ۔

إن النعمة تستوجب الشكر للمنعم ، من لم يشكره ربما يحرم من هذه النعمة، لذا ناشد سيدنا موسى عليه السلام قومه أن يذكروا ما

Marfat.com

أنعم الله عليهم بإرسال الأنبياء فيهم، ليستطيعوا أداء الشكر على هذه النعمة الجليلة، فإذا كانت بعثة الأنبياء فى بنى إسرائيل نعمة جليلة وجب عليهم أن يذكروها فكيف ببعثة سيد الأنبياء و المرسلين ؟لا ريب أن بعثته من نعم الله العظمى، يجب على كل مؤمن نال حظا من هذه النعمة أن لا ينساها بل يذكرها دائما و يتوجه بالشكر إلى من أرسله رحمة للعالمين و أسعدنا بمجيئه بالدين الحنيف و الشريعة السمحة البيضاء و أنقذنا بكلماته الحكيمة و مواعظه القيمة من براثن الشرك و الضلال، هل هناك نعمة أنفع و أسنى من هذه ؟ من لم يشكر ربه عليها فأى نعمة يذكرها و يشكر عليها بارءها ؟

أيها السادة ! هذه هى غاية محافل الميلاد، يجتمع المسلمون فيها حيث يحمدون ربهم و يمجدونه و يشكرونه من أعماق قلوبهم على ما أنعم عليهم بإرسال حبيبه و نبيه ثم يصلون و يسلمون عليه ملبين أمر ربهم: "يا أيها الذين آمنوا صلوا عليه و سلموا تسليما" و يسألونه التوفيق لاتباع ما جاء به الرسول ﷺ من عنده ثم يخطب عالم من العلماء و ينذر فى خطبته من عصى أمر ربه فغوى و يبشر من سمع واهتدى ،لا يعتقد أحد أن النبى ﷺ يولد فى تلك الساعة و لا نعتقد أن الاحتفال بمولده المبارك منحصر فى تلك الليلة فقط لا يجوز تقديمه و تأخيره - و فى انعقاد محافل الميلاد فائدة أخرى جليلة إنها تستأصل جذور الشرك لأنا إذا احتفلنا بيوم ميلاده و ذكرنا فى خطبتنا أنه عليه

Marfat.com

السلام ولد فی شهر كذا وفی يوم كذا ، كأننا أعلنا أمام العالم قاطبة أنه مع كمال شأنه ورفعة منزلته ليس بالله لأن الله عزوجل هوالوحيد الذى وصف بأنه أزلى سرمدى قديم لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا أحد فكيف يجوز لامرء يخاف الله تعالى أن يتهم مؤمنا يحتفل بميلاد نبيه الكريم لأداء ماوجب عليه من الشكر على هذه المنة الجليلة ؟

وإلى هذا الأمر أشار المحشى فی تعليقه على هذه الآية۔ ومن اتهمه بالشرك والبدعة ونسب إليه مالم يخطر بباله فهو مسئول عنه عند ربه فسوف يحاسب حسابا عسيرا ۔

نحب أن نلفت أنظار أصحاب السعادة أعضاء إدارة البحوث إلى جملة أخيرة من هذا التعليق لتتضح الحقيقة يقول المحشى :

اس سے محافل میلاد مبارک کے موجب برکات وثمرات اور محمود و مستحسن ہونے کی سند ملتی ہے۔

وترجمة النص كالآتی : ومن هنانجد دليلا وسندا على عقد محافل الميلاد والتی هی سبب لحصول البركات والثمار الطيبة وأنه أمر محمود وعمل مستحسن ۔

ثبت من هذه الجملة الأخيرة أن المحشى لايعتقد أن الاحتفال بميلاده ﷺ من ضروريات الدين التی من تركها فقد خلع ربقة الإسلام من عنقه ويرى أن الاحتفال بالمولد ليس من الفرائض الشرعية و واجباتها التی من لم يأت بها صار فاسقا ۔ وإن جعل الأمور

Marfat.com

المستحسنة والأعمال المحمودة مدارا لإخراج المؤمنين من الإسلام جرأة غير محمودة ـ الدعوة إلى الاتحاد وضرب المعول على أسه لأمر غريب جدا ـ

٦ ـ الآن نبحث عن تعليق على الآية الكريمة التالى ذكرها :

" قل لاأقول لكم عندى خزائن الله ولا أعلم الغيب ولاأقول لكم إنى ملك إن أتبع إلاما يوحى إلى قل هل يستوى الأعمى والبصير أفلا تتفكرون" (٦/ ٥٠)

هذه الآية ذات أهمية بالغة فى العقيدة عمود عقيدة التوحيد وأساس دين الفطرة، ومن تزحزح عنها قيد أنملة فقد تدحرج عن سواء السبيل وسقط فى النار والعياذ بالله تعالیٰ ـ

إن تعليق المحشى الفاضل على هذه الآية ذو نفع كبير تكفى مطالعته لإزالة التهم الموجهة إليه ، ولايحتاج المنصف العدول إلى توضيح آخر ـ اقرأوه بدقة النظر أيها السادة !ستلمسون الحق جليا وعقيدة التوحيد واضحة نقية لايقترب إليها الشك ولايدنو منها الريب ـ

كان كفار مكة يسألون النبى ﷺ أسئلة لاتناسب منصب نبوته ولاتليق بشأن الرسالة فأنزل الله تبارك وتعالى هذه الآية الكريمة (٦ : ٥٠) ردا عليهم ـ يقول المفسر العلام فى تعليقه على هذه الآية وإليكم نصه بالأردية :

آپ فرما دیجئے کہ میرا دعوی یہ تو نہیں کہ میرے پاس اللہ کے خزانے

Marfat.com

ہیں، جو تم مجھ سے مال و دولت کا سوال کرو اور میں اس کی طرف التفات نہ کروں تو رسالت سے منکر ہو جاؤ، نہ میرا دعوی ذاتی غیب دانی کا ہے۔ کہ اگر میں تمہیں گذشتہ یا آئندہ کی خبریں نہ بتاؤں تو میری نبوت ماننے میں عذر کرسکو، نہ میں نے فرشتہ ہونے کا دعوی کیا ہے کہ کھانا پینا نکاح کرنا قابل اعتراض ہو، تو جن چیزوں کا دعوی ہی نہیں کیا ان کا سوال بے محل ہے اور اسکی اجابت مجھ پر لازم نہیں، میرا دعوی نبوت و رسالت کا ہے اور جب اس پر زبردست دلیلیں اور قوی براہین قائم ہو چکیں تو غیر متعلق باتیں پیش کرنا کیا معنی رکھتا ہے؟

ترجمته باللغة العربية :

أيها النبى قل (للكفار): ماادعيت أن عندى خزائن الله حتى تنكروا رسالتى إن سألتمونى الأموال والثروة ولم التفت إلى سؤالكم ـ وماادعيت كذلك أنى أعلم الغيب بنفسى وإن استفسرتمونى عن أمور تتعلق بالماضى أو المستقبل ولم أنبئكم بها فتجعلوا هذا عذرا لعدم الإيمان برسالتى ـ وكذلك ماادعيت أنى ملك ليكون الأكل والشرب والزواج مناقضا لدعواى فالسؤال عن الأمور التى ماادعيتها لايليق بكم وإجابتها ليست فريضة على ،إنى ادعيت أن الله تعالى بعثنى نبيا ورسولا وأقمت على دعواى هذه البراهين القاطعة والدلائل القوية إنى لاأضيع وقتى فى عرض أمور لاتتعلق بمنصبى ـ

لعلكم بعد قراءة الترجمة العربية لماعلق على هذه الآية بالأردية وإمعان النظر فيها تتفقون معى أن هذا هو مفهوم الآية

Marfat.com

والمقصود منها - ليس هناك أدنى انحراف عما أراد الله تعالى بهذه الآية - أسأل الطائفة التى أثارت الضوضاء حول هذه الترجمة البليغة والتعليق البديع واتهمت هذا الفاضل التقى بتهمة الشرك والضلال ، إلى أى دليل استندوا وعلى أى برهان اعتمدوا ؟

أدحض المحشى الفاضل أسئلة المشركين غير المعقولة أولا ثم أشار إلى شبهة تثار حول هذا الموضوع أنه عليه الصلاة والسلام لايعلم شيئا من الأمور الغيبية بإعلام الله تعالى إياه أيضا - وهذه الفكرة أيضا خاطئة باطلة لاحقيقة لها، لأنها تنافى منصب النبوة وفرائضها لأن الله تعالى يبعث النبى ليخبر الناس الحقائق التى لايستطيعون ادراكها بحواسهم الظاهرة والباطنة و كذلك العقل يقصر عن فهمها ، كالوحى والملائكة والكتب السماوية و كيفية العمل بآيات الأحكام حسبما أراد الله بها والأمور التى تقع يوم القيامة - تلك أمور غيبية أخبر عنها رسوله الكريم ولم يخبر إلا بعد إطلاعه تعالى إياه على الحقائق الغيبية الخفية كما أن هذا الأمر حق أن الغيب لايعلمه بنفسه إلا الله سبحانه وتعالىٰ كذلك لاشبهة فى أن الله تعالى أخبر رسوله عن بعض المغيبات ثم أطلع رسوله المؤمنين حسب استعدادهم - هذا ماصرح به جمهور علماء الإسلام وتؤيده النصوص القرآنية وتؤكده الأحاديث النبوية الكثيرة -

إن زعم أحد أن المترجم والمحشى يعتقدان أن النبى ﷺ يعلم

Marfat.com

من الأمور الغيبية شيئا بدون إعلام الله تعالى إياه فزعمه هذا باطل لاوجود له بل افتراء قبيح فى غاية القبح۔

كذلك أخطأ خطأ فاحشا من ظن أنهما يعتقدان أن علوم النبى الكريم ﷺ تساوى علوم الله تعالى كمّا أو كيفا، إنهما صرحا مرارا فى تصانيفهما أن علوم الله تعالى غير متناهية وعلومه ﷺ متناهية ونسبة علومه المتناهية إلى علوم الله تعالى الغير المتناهية أقل من نسبة قطرة الماء فى منقار العصفور إلى مياه بحار العالم قاطبة ۔

أيقنوا أيها السادة ! أن الذين عرضوا عليكم هذه الترجمة والتعليق عليها ما كانوا أمناء فى أداء واجبهم العلمى وارتكبوا خيانة كبرى فى أداء فريضتهم الدينية، إنهم أرادو بذلك إحداث خلاف وشقاق بين الشعب الباكستانى (والهندى والبنغلاديشى) المؤمن الموحد وبين المملكة العربية السعودية الحريصة أشد الحرص على اتحاد كلمة المسلمين وتبذل الجهود المضنية المتواصلة فى سبيل توحيد صفوف المؤمنين منذ عهد المغفور له الملك الفيصل الشهيد إلى يومنا هذا ۔

٧۔الاعتراض السابع الذى أوردوه على التعليق فى صفحة ٤٠٩۔أولا اقرأوا نص هذا التعليق بالأردية :

"قاموس میں ہے کہ ایام اللہ سے اللہ کی نعمتیں مراد ہیں۔ حضرت ابن عباس وابی ابن کعب ومجاہد وقتادہ نے بھی ایام اللہ کی تفسیر (اللہ کی نعمتیں)

Marfat.com

فرمائیں۔مقاتل کا قول ہے کہ ایام اللہ سے وہ بڑے بڑے وقائع مراد ہیں جو اللہ کے امر سے واقع ہوئے۔بعض مفسرین نے فرمایا کہ ایام اللہ سے وہ دن مراد ہیں جن میں اللہ تعالی نے اپنے بندوں پر انعام کئے جیسا کہ بنی اسرائیل کیلئے منّ وسلوی اتارنے کا دن اور حضرت موسی علیہ السلام کیلئے دریا میں راستہ بنانے کا دن۔

(خازن و مدارک و مفردات راغب)

ان ایام اللہ میں سب سے بڑی نعمت کے دن سید عالم ﷺ کی ولادت و معراج کے دن ہیں۔ان کی یاد قائم کرنا بھی اس آیت کے حکم میں داخل ہے۔اسی طرح اور بزرگوں پر جو اللہ تعالی کی نعمتیں ہوئیں یا جن ایام میں واقعات عظیمہ پیش آئے جیسا کہ دسویں محرم کو کربلا کا واقعہ، ان کی یادگاریں قائم کرنا بھی تذکیر بایام اللہ میں داخل ہے۔بعض لوگ معراج شریف اور ذکر شہادت کے ایام کی تخصیص میں کلام کرتے ہیں انہیں اس آیت سے نصیحت پذیر ہونا چاہیے۔

الترجمة باللغة العربية :۔فی القاموس : المراد بأيام الله نعم الله تعالى وهكذا فسرها ابن عباس وأبى ابن كعب ومجاهد وقتادة ـ قال مقاتل:المراد بأيام الله الوقائع العظيمة التى وقعت بأمر الله عزوجل ـ قال بعض المفسرين: إن المراد بأيام الله الأيام التى أنعم الله فيها على عباده كيوم نزول المن والسلوىٰ على بنى إسرائيل ويوم جعل الله تعالى فيه طريقا فى البحر لموسى عليه السلام ـ (خازن ، مدارك ، مفرادت القرآن)

وإن من أجلّ أيام الله تعالى يوم ميلاده وليلة معراجه ﷺ وذكرهما داخل فى حكم هذه الآية ، كذلك النعم الأخرى على عباده

Marfat.com

الصالحين والأيام التى وقعت فيها الوقائع العظيمة والحوادث الهائلة كاليوم العاشر من شهر محرم الذى استشهد فيه سيدنا حسين مع رفقائه رضى الله عنهم، الاحتفاء بتلك الوقائع داخل فى أمر التذكير بأيام الله والذين يتكلمون عن الاحتفال بيوم ميلاده وليلة إسرائه علية السلام وذكر شهادة سيدنا الحسين، عليهم أن يسترشدوا بهذه الآية ـ

ثبت من هذه الآية أن تذكير الأيام التى أسبغ الله تعالى فيها نعمه على عباده شيىء مرضى عند الله تعالى لأجل ذالك أمر الله تعالى موسى عليه السلام أن يذكر قومه بتلك الأيام التى أنعم الله عليهم ـ إن كان استقلال بنى إسرائيل من ذل عبودية فرعون وعبورهم البحر الأحمر بسلامة ونزول المن والسلوىٰ عليهم وإيتاء التوراة لموسى من أيام الله التى منّ بها علىٰ بنى إسرائيل وأمروا أن يذكروها ويشكروا الله عليها فبعثة نبينا المكرم ونزول القرآن وليلة إسرائه وليلةهجرته وفتح مكة و حجة الوداع وغيرها من الوقائع الميمونة المباركة التى غيرت مجرى التاريخ الإنسانى من أجلّ وأشرف أيام الله تعالى، تذكيرها والشكر عليها سبب لنيل مرضاة الله تعالى بل هوا متثال لما أمرالله به ـ

لعل المعترضين على هذا التعليق لم يبذلوا أدنى جهد لفهم هذه الآية الكريمة ـفإن لكل أمة من الأمم المتحضرة أيام ذات أهمية تاريخية وقومية وهم يحتفلون بها مثل يوم تحررهم من قيود الرق وفتح مبين على أعدائهم ويكون ذلك الاحتفال سببا لإحياء ذكريات

Marfat.com

الشجاعة والبطولة والحماسة التى أظهرها أبناؤهم الشجعان الأحرار ـ

تلك الذكريات تبث روحا جديدة ونشاطا حيويا فى عروقهم ـ من المعلوم أن المملكة العربية السعودية تحتفل كل سنة بيومها القومى وهو الرابع من شهر ذى الحجة ، كذلك فى باكستان نحتفل بيوم ١٤ أغسطس وهو أغر يوم فى تاريخنا الحديث ،لأن الأمة المسلمة فى شبه القارة الهندية بعد أن ذاقت مرارة عبودية الإنجليز قرنين متتاليين تحررت فيه من أغلالهم يشترك فى احتفاله الشعب الباكستانى الموحد المؤمن وحكومتها الإسلامية بنشاط منقطع النظير ولسائر البلاد الإسلامية أيام ذات أهمية تاريخية وقومية يحتفل بها شعوبها وحكوماتها ولم يخطر ببال أحد أنهم بهذا الاحتفال ارتكبوا الشرك أو الانحراف من الشريعة الإسلامية ولم نسمع من هؤلاء المعترضين فتوى الشرك والانحراف علىٰ الأمة المسلمة التى تحتفل بعيد الاستقلال فى أرجاء العالم الإسلامى ـ

إذا كان الاحتفال بأيام تاريخية وقومية جائزا بل أمرا محمودا مستحسنا والمعترضون مشتركون بأنفسهم فى تلك الاحتفالات بنشاط وحماسة فكيف أصبح الاحتفال بأجلّ نعم الله تعالى وأشرفها شركا وغواية وانحرافا عن العقيدة الإسلامية ـ نعوذ بالله من هذه العصبية العمياء ـ

٨ ـ الاعتراض الثامن على الحاشية فى الصفحة ٤٧٣ التى تتعلق بالآية

Marfat.com

التالية :

"قال الذين غلبوا على أمرهم لنتخذن عليهم مسجدا "(١٨: ٢١)

علق المحشى العلام على هذه الآية بقوله:

جس میں مسلمان نماز پڑھیں اور انکے قرب سے برکت حاصل کریں۔

(مدارک)

مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ بزرگوں کے مزارات کے قریب مسجدیں بنانا اہل ایمان کا قدیم طریقہ ہے اور قرآن کریم میں اس کا ذکر فرمانا اور اسکو منع نہ کرنا اس فعل کے درست ہونے کی قوی ترین دلیل ہے۔

مسئلہ: اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بزرگوں کے جوار میں برکت حاصل ہوتی ہے اس لئے اہل اللہ کے مزارات پر لوگ حصول برکت کے لئے جایا کرتے ہیں اور اس لئے قبروں کی زیارت سنت اور موجب ثواب ہے۔

ترجمتها بالعربية كالآتى: قال الملك الذى كان مؤمنا ومن معه من المسلمين لنتخذن عليهم مسجدا ليصلى فيه المسلمون ويتبركوا بقربهم (مدارك التنزيل)

علم من هذا أن بناء المساجد على مقربة من قبور الصالحين سنة أهل الإيمان من زمن قديم و ذكر القرآن الكريم هذه السنة العتيقة وعدم النهى عنها دليل قوى على صحة هذا العمل ، وثبت أيضا أن البركة تحصل فى جوار الصلحاء ويذهب الناس لزيارة قبور الأولياء لنيل البركة ، لأجل ذلك أصبحت زيارة القبور أمرا مسنونا يوجب الثواب ـ

Marfat.com

لم يختلق المحشى العلام هذا القول من عند نفسه بل نقله من العلماء الربانيين - كتب العلامة إسماعيل حقى قدس سره فى تفسيره روح البيان عند تفسير هذه الآية لنبنين على باب كهفهم مسجدا يصلى فيه المسلمون ويتبركون بمكانهم - هكذا فسرالآية الإمام أبو البركات النسفى فى تفسيره مدارك التنزيل ولله درالعلامة السيد محمود الآلوسى قد فسر هذه الجملة من الآية وأدى حق التحقيق ، إنه أورد الأحاديث الواردة فى النهى عن اتخاذ المساجد على القبور وذكر أن معنى الأحاديث أن يبنى على نفس القبر مسجد او يجعل القبر مسجودا إليه ولم يقل بجوازه أحد ، إن اتخاذهم المسجد عليهم ليس على طرز اتخاذ المساجد على القبور المنهى عنه الملعون قائله وإنما هوا تخاذ مسجد عندهم قريبا من كهفهم ...... ومثل هذا الاتخاذ ليس محظورا إذ غاية مايلزم على ذلك أن يكون نسبة المسجد إلى الكهف الذى هم فيه كنسبة المسجد إلى المرقد المعظم للنبى ﷺ -

بهذه العبارة السنية للسيد الآلوسى حصحص الحق وزال الشك وهذا هو بعينه مأراد الفاضل المحشى وعبارته تتفق مع ماصرح به فحول العلماء وكيف يجوز لأحد أن يتهم المحشى الفاضل بالشرك والتحريف -

٩ -الاعتراض التاسع الذى أوردوه على حاشية الآية التالية -

" قل إنما أنا بشر مثلكم يوحى إلى أنما إلهكم إله واحد "الآية (١٨ : ١١٠)

Marfat.com

قد مضى حديث عن بشرية الأنبياء والرسل من قبل، ذكرنا فيه مفصلا أن المترجم والمحشى كليهما يعتقدان كسائر المسلمين أن الأنبياء بشر ومن ذرية أبى البشر آدم عليه السلام، لكن الله تعالى خصهم بمواهب وأكرمهم بفضائل ليس بوسع أحد غير الأنبياء أن يشاركهم فى تلك المزايا ـ جعلهم الله تعالى أنبياء وأنزل عليهم الوحى وجعل الإيمان برسالتهم من ضروريات الدين وأوجب على العباد إطاعة أوامرهم واتباع سنتهم القولية والعملية، ليس لأحد غير الأنبياء أن يدعىٰ لنفسه شيئا من هذه الخصائص، ومن قال إن الوحى ينزل عليه أو الإيمان به من ضروريات الدين و وجب اتباعه على الإطلاق فقد افترىٰ وضل وأضل وغوىٰ ـ

صرح المحشى العلام فى أول جملة من هذا التعليق أن الأعراض البشرية وعوارضها تطرأ على النبى ﷺ ـ إنه يحس بالجوع والعطش، تصيبه الجروح والأمراض كما تصيب سائر الناس ـ لكن من جهة نبوته لايساويه أحد مهما كان مقامه رفيعا ومنزلته سامية ـ

أمرنا الله تعالى أن نكرم أنبياءه، ونبجل رسله ومن استخف بهم أو أراد تنقيص شأنهم وإهانة مقامهم فقد خاب وخسر ـ فقد كان الكفار كلما دعاهم نبيهم إلى قبول الحق و الإيمان بتوحيد البارى عز اسمه أبوا وعصوا ـ وردوا عليه ثائرين بكلام فظ غليظ: "ما أنتم إلا بشر مثلنا" وكانوا يستعملون كلمة البشر لنبيهم للاستخفاف به وتنقيص

Marfat.com

شـأنـه ـ ابتـعادا من هذه العثرة أمرنا العلماء الربانيون بكل تأكيد أن نزيد كلمة تدل على الاحترام ـ

١٠ ـ أوردوا الاعتـراض العاشر على التعليق للآية الخامسة والستين من سورة النـمـل :" قـل لا يعـلـم من فى السموات والأرض الغيب إلا الله ومايشعرون أيان يبعثون" ـ (٢٧ : ٦٥)

قيـل هـذا التعليق مليئ بالشرك والتحريف ـ نقدم إلى سيادتكم التـعـليـق بالأردية ثم ننقله إلى العربية ثم نسأل أصحاب الفضيلة أعضاء إدارة البحوث عن رأيهم فى هذا التعليق ـ

"وہی جاننے والا ہے غیب کا، اس کو اختیار ہے جسے چاہے بتائے ـ چنانچہ اپنے پیارے انبیاء کو بتاتا ہے، جیسا کہ سورۃ آل عمران میں ہے: وما كان الله ليطلعكم على الغيب ولكن الله يجتبى من رسله من يشاء" یعنی اللہ کی شان نہیں کہ تمہیں غیب کا علم دے ـ ہاں اللہ تعالیٰ چن لیتا ہے اپنے رسولوں میں سے جسے چاہے ـ اور بکثرت آیات میں اپنے پیارے رسولوں کو غیبی علوم عطا فرمانے کا ذکر فرمایا گیا، خود اسی پارے میں اس سے اگلے رکوع میں وارد ہے "ومـا مـن غـائبة فـى السماء والأرض إلا فى كتاب مبين" یعنی جتنے غیب ہیں آسمان وزمین کے سب ایک بتانے والی کتاب میں ہیں ـ

تـرجمته بالعربية كالآتى: إنه عالم الغيب وله خيار أن يطلع منه مـن يشـاء فـهـو يـخبـر أنبيـاءه الـكـرام كـمـا هـو مصرح به فى هذه الآية: "ومـا كـان الله ليـطـلـعـكـم عـلـى الغيب ولكن الله يجتبى من رسله من

Marfat.com

يشاء"وفى القرآن الكريم آيات كثيرة تدل على إعلام الله تعالى رسله من الغيب ، وبعد آيات عدة من نفس السورة تجد هذه الآية : وما من غائبة فى السماء والأرض إلا فى كتاب مبين "۔

لقد بحثنا آنفا مسألة علم الغيب بالتفصيل آنفا وذكرنا رأى المترجم والمحشى فى هذه المسألة وهوأن الغيب علمه مختص بالله جل وعلا لايعلمه أحد كائنا من كان دون تعليمه من عند الله وتكلمنا أن النبى الكريم ﷺ لايعلم الغيب بذاته بل بإعلام الله تعالى إياه ماشاء من الغيوب وذكرنا أيضا أن معلومات الله تعالى غير متناهية وعلومه عليه أفضل الصلوات وأطيب التحيات متناهية ونسبة علمه المتناهى إلى العلم الإلٰهى الذى هو غير متناه أقل قليل من نسبة قطرة الماء إلى بحور الدنيا كلها فأين الشرك؟ أنبئونا أيها السادة عن رجل يعتقد أن علم الله عزت كلمته ذاتى قديم وعلم نبيه ليس بذاتى بل بإعلام الله تعالى له ولابقديم بل حادث وكذلك علم الله تعالى لاينتهى عند حدو علمه عليه السلام لايتجاوز عن حد محدود ۔ هل ارتكب المحشى العلام الشرك ؟

أخيرا نلفت أنظاركم على النقد اللاذع على التعليق للآية الثانية عشر من سورة يٰسين المباركة ۔ لعل محل هذا النقد اللاذع هو تقسيم البدعة إلى أقسام شتى ، لكنه من المعلوم أن هذا التقسيم ليس من مخترعات المحشى بل هومأثور من فحول علماء الإسلام مثل

Marfat.com

الإمـام الـنـووى والـعلامة على القارى والعلامة ابن عابدين وغيرهم من المحققين ـ

وإليـكـم نـص رد الـمـحتار لابن عابدين المحتوى على أقسام البـدعة ـ(أنهـا قـدتكون) محرمة وقد تكون واجبة كنصب الأدلة للرد عـلـى أهـل الـفـرق الضالة وتعلم النحو المفهم للكتاب والسنة ومندوبة كـإحـداث نحو رباط ومدرسة ، وكل إحسان لم يكن فى الصدر الأول ومـكـروهة كـزخـرفة الـمـسـاجـد ومباحة كـالتـوسـع بلذيذ المآكل والـمشـارب والثياب كمافى شرح الجامع الصغير للمناوى عن تهذيب النووى ومثله فى الطريقة المحمدية للبركلى ـ

كتـب الإمـام الـنـووى فـى كتـاب تهـذيب الأسماء واللغات مـوضـحـا كـلمة البدعة : البدعة بكسر الباء فى الشرع هى إحداث مالم يـكـن فـى عهـد رسـول الله ﷺ وهى منقسمة إلى حسنة وقبيحة ـ قال الشيـخ الإمـام الـمـجـمـع على إمامته وجلالته وتمكنه فى أنواع العلوم وبـراعته أبو محمد عبدالعزيز ابن عبدالسلام رحمة الله علية ورضى عنه فـى آخـر كتـاب القواعد : البدعة منقسمة إلى واجبة ومحرمة ومندوبة ومكروهة ومباحة ـ

وذكـر الـمـحشـى اتبـاعا لما حققه العلماء الأفذاذ بأن البدعة السيئة هـى كل بدعة تعارض سنة نبوية وتميت آثارها النيرة ـ أما إهداء ثـواب الـصـدقات المالية والأعمال الحسنة للموتى فليس بدعة ألبتة بل

Marfat.com

سنة أمر بها النبى الكريم ﷺ أصحابه ،لقد روى الشيخان البخارى ومسلم فى صحيحيهما أحاديث بأسانيد صحيحة منها حديث سعد بن معاذ رضى الله عنه أنه حفر البئر لأمه التى توفيت من غير وصية، وسميت تلك البئر باسم "بئر أم سعد "والأمور المذكورة فى التعليق مثل(تيجه ، چاليسواں ، گيارهويں وغيرها) أمور عديدة لإهداء الثواب إلى أرواح الموتى لأن المتصدقين يجدون الفراغ فى أوقات مختلفة منهم من يجد الفرصة فى اليوم الثالث أو السابع ومنهم من يفرغ لهذا العمل فى يوم الأربعين ومنهم من تتاح له الفرصة فى يوم آخر ،كل يأتى لهذا الأمر المسنون حسبما يسهل له إتيانه ، مع هذا لايعتقد أحد من أهل السنة أن إهداء الثواب للموتى لايتاتى إلا فى يوم كذا و كذا بعد موته ولايجوز تقديمه وتأخيره من ذلك اليوم ولايخفى على سيادتكم حديث رسولنا الكريم ﷺ ماروى عنه ابن عباس قال قال رسول الله ﷺ : ماالميت فى القبر إلا كالغريق المتغوث ينتظر دعوة من أب أو أم أو أخ أو صديق فإذا لحقته كان أحب إليه من الدنيا وما فيها (الحديث رواه البيهقى فى شعب الإيمان) ـ

ذكر الإمام مسلم فى صحيحه بابا خاصا عنوانه"باب وصول ثواب الصدقات إلى الميت "و كتب تحته عدة أحاديث منها ما روته أم المؤمنين عائشة رضى الله تعالى عنها : إن رجلا قال للنبى ﷺ : إن أمى افتلتت نفسها وإنى أظنها لو تكلمت تصدقت أفلها أجر إن تصدقت

Marfat.com

عنها؟ قال نعم ـ

شرح الإمام النووى هذا الحديث بقوله: " وفى هذا الحديث جواز الصدقة عن الميت واستحبابها وأن ثوابها يصله وينفعه وينفع المتصدق أيضا وهذا كله أجمع عليه المسلمون وبعد بضعة أسطر فى نفس الصفحة يكتب النووى : " وفيه أن الدعاء يصل ثوابه إلى الميت وكذلك الصدقة وهما مجمع عليهما ـ

أما السطور الأخيرة من هذا التعليق ففيها شيئ من الخشونة والغلظة بالنسبة إلى الحركة الوهابية ، وسببها أن هذه التعليقات حررت قبل ستين سنة أو أكثر، وكانت الحركة الوهابية حين ذاك متشددة جدا،تدعى لنفسها أنها هى المتمسكة بعقيدة التوحيد وأما سائر الأمة الإسلامية فقد ضلت عن سواء السبيل باعتناقها الشرك والبدعة ـ والعياذ بالله تعالىٰ ـ ومن الطبعى أن الرد عليهم كان يحتوى على شيىء من التشدد وكبار العلماء من ديو بند ألفوا كتبا ورسائل عديدة شنعوا فيها على الحركة الوهابية أشد التشنيع وألذعه ـ اقرأوا إن شئتم "الشهاب الثاقب"من تاليفات السيد حسين أحمد مدنى شيخ الحديث بدار العلوم ديوبند ـ وهكذا كان ردالفعل من علماء شبه القارة الهندية ـ

أما اليوم فالأحوال بأشد حاجة إلى التحسن إلى درجة أن يأخذ التسامح مكان العنف وحسن الظن مكان سوء الظن وستكون لهذا التغير ثمار عذبة ونتائج نافعة للإسلام والمسلمين جميعا إن شاء

Marfat.com

الله تعالى.

لقد كان المغفور له الملك الفيصل أول زعيم إسلامى أحس بشدة بضرورة توحيد كلمة المسلمين وتنظيم صفوفهم المبعثرة، فقدم دعوة الاتحاد لجميع المسلمين فى أقطار العالم تحت راية الإسلام وأطلق صرخة عالية صدرت من أعماق قلبه الحنون الكريم وهبت الشعوب الإسلامية والحكومات المسلمة إلى صرخته ملبية دعوته، بهذه الخطوة المباركة من عاهل المملكة العربية السعودية أخذت ثورة الخلاف والشقاق تهدأ وبدأت جمرات التحاسد والتباغض تبرد

يا للأسف ! أن المنية وافت هذا الملك قبل أن يتم رسالته لكنه ترك خلفه آثارا نيرة لامعة فلايزال من خلفه على العرش الملكى من الملوك يقتفون آثاره ويبذلون ما فى وسعهم من جهد لتحقيق هذه الأمنية العزيزة الغالية الثمن.

أصبحت قلوبنا مطمئنة بسير الأحوال وأخذت الظروف تتحسن رويدا رويدا ، حتى كانت هذه القارعة فزعنا بسماع هزتها العنيفة وأخذت المخاوف تنتابنا من جديد وأضحينا نتسائل أنفسنا فى حيرة وحسرة هل تخفق الأمة فى نيل مقصدها السامى والذى يتمثل فى توحيد كلمتهم ، هل تذهب تلك الجهود المضنية الميمونة أدراج الرياح التى بذلها الملك السعيد وأخوه الراحل ويبذلها خلفه الرشيد الملك فهد بن عبدالعزيز أطال الله بقاءه وأيام سلطنته ،ألا إنها مؤامرة

Marfat.com

خطيرة حاكت خيوطها الأيدى الآثمة فانتبهوا أيها القادة! واستيقظوا-أيها الشعوب !إن أعداء الإسلام وأعداؤكم لبالمرصاد ويتحينون فرصة للهجوم عليكم-

والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته

غلام حميد الدين السيالوى

رئيس مجلس الدعوة الإسلامية

سيال شريف -مديرية سرجودها ،باكستان

Marfat.com

منقبت

بحضورِ اعلیٰحضرت مولانا شاہ احمد رضا خان صاحب بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ

نتیجۂ فکر

حسانِ پاکستان جناب محمد اعظم صاحب چشتی مدظلہٗ

پرتوِ نورِ ازل ہے روئے تابانِ رضا!
سایۂ جنت ہے زلفِ عنبر افشانِ رضا

رو کشِ مشکِ ختن ہے بوئے بستانِ رضا
رشکِ طوبےٰ ہے ہر اک نخلِ گلستانِ رضا

علم و حکمت کو کیا جس نے شناسائے جنوں
ہے وہ فیضانِ رضا واللہ فیضانِ رضا

راہ پاتے ہیں یہیں سے رہروانِ کوئے دوست
جا کے ملتی ہے حرم سے کوئے ایوانِ رضا

دشت بھی سیراب کر ڈالے ترے فیضان نے
میرے دل پر بھی برس اے ابر بارانِ رضا

میں اٹھوں گا حشر میں بھی ان کے مداحوں کے ساتھ
مر کے بھی ہاتھوں سے چھوٹے گا نہ دامانِ رضا

اک جہاں ہے انکے الطاف و کرم سے مستفیض
ایک اعظم ہی نہیں ممنونِ احسانِ رضا!

Marfat.com

Marfat.com

اللہ أکبر

عطا کیا مجھ کو دردِ اُلفت کہاں تھی یہ پُرخطا کی قسمت
میں اس کرم کے کہاں تھا قابل حضور کی بندہ پروری ہے

رضا اکیڈمی (رجسٹرڈ) لاہور

Marfat.com

اللہ اکبر

عطا کیا مجھکو دردِ الفت کہاں تھی یہ پرخطا کی قسمت
میں اس کرم کے کہاں تھا قابل حضور کی بندہ پروری ہے

رضا اکیڈمی (رجسٹرڈ) لاہور

Marfat.com